﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ شمارہ ۱۵

جمعۃ المبارک ۱۲/اپریل ۲۰۰۲ء

۲۸/محرم ۱۴۲۳ ہجری قمری ۱۲/شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی

مومن کون ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں“۔ (مسند احمد۔ حدیث نمبر ۶۶۷۱)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ زمانۂ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔

تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔

”اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفس امارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کار آمد ایام ہیں تو یہی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے ﴿وَمَاۤ اُبَرِّیُٔ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ﴾ (سورۃ یوسف:۵۴) یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفس امارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کار آمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں تو اس ظاہری تقویٰ اور طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک اُمنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے (جیسا کہ میں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں) اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بدراہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے، خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہانتک ممکن ہے بد صحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ اُن سے الگ ہو جاتا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان نفس امارہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اس کا نفس امارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوّامہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی قابلِ قدر تبدیلی پالیتا ہے کہ یا تو وہ امارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا اور یا تدبیر اور تجویز کرنے سے وہی قابلِ لعنت نفسِ امارہ نفسِ لوامّہ ہو جاتا ہے جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا شرف نہیں ہے۔ پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کردو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دنیا میں تدبیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو، نہ ہٹو“۔

(ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۵۸۔۲۶۱)

اللہ تعالیٰ قوی و عزیز ہے وہ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا۔

سنت اللہ یہی ہے کہ رسول آخر کار غالب ہو ہی جاتے ہیں۔

اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضا و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں۔

مجلس مشاورت کے تعلق میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹/مارچ ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۹/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی صفات الٰہیہ پر خطبات کے سلسلہ میں صفت عزیز کے متعلق قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی اور

متعلقہ قرآنی آیات کے مضامین کی ساتھ ساتھ ضروری تشریح بیان فرمائی اور چونکہ پاکستان میں مجلسِ مشاورت ہو رہی تھی اور بعض اور ممالک میں بھی ان دنوں مجلسِ مشاورت منعقد ہوتی ہے اس لئے حضور نے خطبہ کے آخری حصہ میں شوریٰ کے تعلق میں بعض امور بیان فرمائے اور فرمایا کہ سب کے لئے شوریٰ کی مناسبت سے یہی پیغام ہے۔

آج سورۃ الفتح آیات ۱۹، ۲۰ کی تشریح میں حضور نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت کی وہی شرائط جو اس وقت نقصان دہ اور موجبِ ہتک معلوم ہوتی تھیں، عظیم الشان فتح کا موجب ہو گئیں۔ اور خدا کا کلام ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ پورا ہوا۔

سورۃ الحدید آیت ۲ کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور بتایا کہ کیا بادل، کیا ہوا، کیا آگ، کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں۔ اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضاوقدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں۔

سورۃ المجادلہ آیت ۲۱۔ ۲۲ میں اللہ اور اس کے رسولوں کے غالب آنے کا ذکر ہے اس ضمن میں حضرت امام رازیؒ کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ افضل طور پر تمام رسولوں کا غلبہ حجت اور دلائل سے متعلق ہے۔ سوائے اس کے کہ ان میں سے بعض نے دلائل کے غلبہ کے ساتھ تلوار کا غلبہ بھی شامل کر دیا ہے۔ اس جگہ یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قوی ہے۔ اس سے مراد ہے کہ وہ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی قوت رکھتا ہے اور وہ عزیز یعنی غالب ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا۔ روح المعانی میں ہے کہ ﴿لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ یعنی حجت اور تلوار یا اس کے متبادل کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ غالب آئیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت بھی ہر ایک زمانہ میں اور عادت مستمرہ الٰہیہ کا بیان کر رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی زمانہ ہو حال یا استقبال یا گزشتہ، سنت اللہ یہی ہے کہ رسول آخر کار غالب ہو ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہے کہ ضرور ہے کہ بموجب آیتِ کریمہ ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ میری فتح ہو۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے جن میں آپ کے غالب آنے کی خبر دی گئی ہے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الممتحنہ آیت ۶، سورۃ الحشر آیت ۲۵ بھی پیش کیں اور ان کی ضروری تشریح فرمائی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ﴿يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ میں یہ اشارہ ہے کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔

حضور نے آخر پر مجلس مشاورت کے حوالہ سے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۰ اور سورۃ الشوریٰ کی آیت ۳۹ پیش کرنے کے بعد حدیثِ نبوی پڑھ کر سنائی جس میں ذکر ہے کہ آنحضرتؐ اپنے اصحاب سے کثرت کے ساتھ مشورہ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ آپؐ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارہ میں قرآن کریم میں وحی نازل نہیں ہوئی یا ہمیں معلوم نہیں اور نہ ہی آپؐ سے اس بارہ میں کچھ سنا ہو تو ہم کیا کریں۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایسے معاملہ کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور ان سے مشورہ کرنا اور کسی فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی کثرت سے اپنے صحابہ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے عرض کی کہ آج کل لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶/، ۲۷/، ۲۸/ جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق جمعہ، ہفتہ، اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ

احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مادر ملکہ برطانیہ

(رشید احمد چوہدری)

مادر ملکہ برطانیہ جن کا پورا نام Elizabeth Bowes-Lyon تھا ہفتہ ۳۰/ مارچ ۲۰۰۲ء کو لندن کے قریب ونڈسر (Windsor) کے قلعہ کی رہائش گاہ میں ۱۰۱ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ بکنگھم محل کی اطلاع کے مطابق ہفتہ کی صبح کو ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اور دوپہر تین بجے ان کا انتقال ہو گیا۔ وفات کے وقت ان کی بڑی بیٹی موجودہ ملکہ برطانیہ الزبتھ دوئم ان کے پاس موجود تھیں۔

مادر ملکہ نے بڑی فعال زندگی گزاری۔ وہ سرکاری تقریبات میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ اور بڑی پابندی سے حصہ لیتی تھیں۔ سال بھر میں وہ قریباً ۱۳۰ کے لگ بھگ تقریبات میں شرکت کرتی تھیں۔

مادر ملکہ ۴/ اگست ۱۹۰۰ء کو پیدا ہوئیں۔ اس وقت برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ براجمان تھیں۔ یہ وہی ملکہ وکٹوریہ ہیں جن کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۵/ مئی ۱۸۹۷ء کو تحفۂ قیصریہ کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس میں آپ نے جوبلی تقریب پر مبارکباد کے علاوہ نہایت لطیف پیرایہ اور حکیمانہ انداز میں آنحضرت ﷺ اور اسلام کی صداقت کا اظہار کرتے ہوئے ان اصولوں کا ذکر فرمایا جو امن عالم اور اخوت عالمگیر کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

مادر ملکہ شاہی خاندان کی عورت نہ تھیں۔ شادی کے بعد وہ ڈچز آف یارک (Duchess of York) بن گئیں۔ پرنس البرٹ بادشاہ جارج پنجم کا چھوٹا بیٹا تھا۔ بڑا بیٹا ایڈورڈ بادشاہ کے مرنے کے بعد تخت کا حقدار تھا مگر ۱۹۳۶ء میں جب جارج پنجم کا انتقال ہوا تو ایڈورڈ نے تخت سے دستبرداری کا اعلان کر دیا اور ایک امریکی مطلقہ خاتون Willis Simpson سے شادی رچالی۔ شاہی خاندان کو یہ ہرگز پسند نہ تھا اور وہ کسی طور پر بھی مسز سمپسن کو ملکہ کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لہٰذا ایڈورڈ کو تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ اس طرح پرنس البرٹ کی رسم تاجپوشی منعقد ہوئی اور وہ جارج ششم کے طور پر انگلستان کا بادشاہ بن گیا اور الزبتھ کو ملکہ کی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑیں۔

مادر ملکہ کے دور میں برطانیہ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ عظیم کے دوران وہ اپنے خاوند بادشاہ جارج ششم کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ وہ اپنی دونوں بیٹیوں شہزادی الزبتھ اور شہزادی مارگریٹ کو بالمورل (Balmoral) سکاٹ لینڈ کے نسبتاً محفوظ مقام پر چھوڑ کر لندن میں اپنے خاوند کے پاس چلی آئی تھیں۔ لندن میں شاہی رہائش بکنگھم پیلس میں ہوتی ہے۔ جنگ کے دوران وہ لندن میں مقیم رہیں۔ جنگ کے دوران ہٹلر نے ۱۳/ ستمبر ۱۹۴۰ء کو لندن پر بمباری کی تو محل کا ایک حصہ بھی تباہ ہو گیا۔ اس وقت ملکہ الزبتھ نے بہت جرأت سے کام لیا اور ان علاقوں میں جہاں بمباری کی وجہ سے تباہی ہوئی تھی خاص طور پر ایسٹ لندن میں جا کر لوگوں کا حوصلہ بڑھایا۔

مادر ملکہ کا خاوند جارج ششم ۱۹۵۲ء میں فوت ہو گیا اور ملکہ الزبتھ بیوہ ہو گئیں۔ ان کی بڑی بیٹی الزبتھ دوئم ملکہ انگلستان بن گئیں تو انہوں نے مادر ملکہ کا رول سنبھال لیا۔ ان کو انڈیا کی آخری ملکہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

سکاٹ لینڈ میں Glamis کا قلعہ جہاں مادر ملکہ نے بچپن گزارا تھا ان کو بہت محبوب تھا۔ اس قلعے کا نام ان کے والدین لارڈ اور لیڈی Glamis کے نام پر رکھا گیا تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں یہ قلعہ ملٹری ہسپتال کے طور پر بھی استعمال ہوتا رہا۔

دوسری محبوب جگہ جہاں مادر ملکہ رہنا پسند کرتی تھیں ونڈسر کا قلعہ تھا۔ بادشاہ جارج پنجم نے اس میں واقع رائل لاج شادی کے بعد رہنے کے لئے دی تھی۔ ونڈسر کا قلعہ آج سے ۹۰۰ سال پہلے William the Conqueror نے بنوایا تھا۔ مگر ۱۹۹۲ء میں آگ لگنے کی وجہ سے اس کا ایک حصہ بری طرح تباہ ہو گیا۔ اُس وقت مادر ملکہ نے ذاتی دلچسپی لے کر اس کی مرمت کرائی۔

مادر ملکہ کو باغبانی کا بہت شوق تھا۔ گھڑ دوڑ میں بھی کافی دلچسپی تھی۔ ان کو گھوڑے پالنے کا شوق تھا اور اکثر اپنے اصطبل میں گھوڑوں کو گاجریں کھلانے کے لئے جایا کرتی تھیں۔ ان کے اصطبل میں آجکل بھی بارہ گھوڑے ہیں جو گھڑ دوڑ میں حصہ لے کر انعام حاصل کرتے ہیں۔

ان کی ایک اور دلچسپی مچھلی کا شکار تھی۔ اس مقصد کے لئے وہ بالمورل (سکاٹ لینڈ) میں سال میں تین ہفتے گزارتیں اور دریائے ڈی (Dee) پر مچھلی کا شکار کرتیں اور پکنک مناتیں۔ گو عمر کے آخری حصہ میں کمزوری کی وجہ سے اس شغل میں کمی آ گئی تھی۔

برطانیہ کے شاہی خاندان کے لئے اس سال یہ دوسرا بڑا حادثہ ہے۔ سات ہفتے قبل مادر ملکہ کی چھوٹی بیٹی مارگریٹ فوت ہو گئی تھیں اور اب یہ ہر دلعزیز مادر ملکہ اس جہان سے رخصت ہو گئیں۔ بکنگھم پیلس کی اطلاع کے مطابق مادر ملکہ کو ۹/ اپریل ۲۰۰۲ء کو ونڈسر کے قلعہ کے اندر کنگ جارج ششم میموریل چیپل میں اپنے خاوند جارج ششم کی قبر کے پہلو میں دفنایا جائے گا۔ یہ چیپل پندرھویں صدی میں ایڈورڈ چہارم نے بنانا شروع کیا تھا اور بادشاہ ہنری ہشتم کے وقت میں اس کی تکمیل ہوئی۔

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

اللہ وسایا کی کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" پر تبصرہ

(مجیب الرحمان ۔ایڈوکیٹ)

(تیسری قسط)

(۷)

اٹارنی جنرل کی مشکل

"کفر کم تراز کفر"

مولوی حضرات ہمیشہ یہ کہہ کر مسلمانوں کو اشتعال دلاتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام اور اُمتِ مسلمہ سے خارج تصور کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مؤقف بڑا واضح ہے اور اُمت کے سابقہ بزرگوں کے مؤقف سے مطابقت رکھتا ہے۔اس موضوع پر ساری کارروائی میں سے تفصیلات کو حذف کر دینا ایک بہت بڑی بددیانتی ہے۔ مگر جو کارروائی جناب اللہ وسایا نے شائع کی اس کے مطالعہ سے بھی احمدیوں کا مؤقف بڑی آسانی سے سمجھ آسکتا ہے۔ امام جماعت کا مؤقف کیا تھا، اٹارنی جنرل کیا کہہ رہے تھے، امام جماعت کے مؤقف کی بنیاد کیا تھی، یہ سب اس کارروائی سے کافی حد تک واضح ہو جاتا ہے اور یہ سمجھنے میں قطعاً کوئی مشکل پیش نہیں آتی کہ اللہ وسایا کو اس 'اجمال' اور قطع وبرید کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

جرح کے بعد اپنی بحث کے دوران اٹارنی جنرل نے کہا:۔

"جناب والا! اب میں دوسرے موضوع کی طرف آتا ہوں جو زیادہ اہم ہے میں نکات ۴، ۵ کو اکٹھا لوں گا۔ یہ نکات یہ ہیں "مرزا صاحب کے نبوت کے دعویٰ کو نہ ماننے کے اثرات اور اِس دعویٰ کے مسلمانوں پر اثرات اور ان کا ردعمل"۔ اس موضوع پر معروضات پیش کرنے سے قبل میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مرزا ناصر احمد کے ساتھ مجھے خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔" (صفحہ ۲۰۵)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے بارے میں اٹارنی جنرل نے کہا:۔

"مرزا ناصر احمد نے اپنے والد بشیر الدین محمود احمد کی جگہ بطور خلیفہ سوئم جماعت احمدیہ ۱۹۶۵ء میں عہدہ سنبھالا اور وہ قادیانی (ربوہ) گروپ کے سربراہ ہیں۔ وہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سلجھے ہوئے انسان ہیں۔ مؤثر شخصیت کے مالک ہیں۔ ایم۔اے۔ (آکسفورڈ) عربی، فارسی اور اُردو کے بہت بڑے عالم ہیں۔ دینی معاملات پر گہری دسترس رکھتے ہیں۔" (صفحہ ۲۰۶)

آگے چل کر اسی تسلسل میں کہا:۔

"جناب والا! جب یہ مقدس ہستی کمیٹی کے رُوبرو پیش ہوئی تو سوال پیدا ہوا، بہر حال میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ جو مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مانتے، ان کے بارے میں انہوں نے کیا کہا ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ ایسے لوگ کافر ہیں۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس (مرزا ناصر احمد) نے جواب دیا "کافر" سے مراد ایسا شخص نہیں جسے منحرف یا مرتد قرار دیا جائے یا ایسا تارک الدین شخص جسے اسلام کے دائرے سے خارج کرنا پڑے، بلکہ ایسے کافر سے مراد ایک قسم کا گنہگار ہے یا ثانوی درجے کا کافر ۔وہ پیغمبر اسلام ﷺ پر تو ایمان رکھتا ہے اس لئے مرزا ناصر احمد کے بقول ایسا شخص (جو مرزا غلام احمد کی نبوت کا انکار کرتا ہے) ملت محمدیہ کے اندر تو رہے گا مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں بالکل نہیں سمجھ سکا۔ میں نے یہ بات سمجھنے کی انتہائی کوشش کی، جب ایک شخص کافر ہو جاتا ہے تو وہ کیسے "دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر ملت محمدیہ سے باہر نہیں" آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ کئی روز تک ہم اس مشکل میں بتلا رہے۔"

(صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

فاضل اٹارنی جنرل کو جس دشواری کا سامنا تھا اس کی وجہ بڑی واضح ہے۔ اسمبلی کی کارروائی کی، جو صورت بھی شائع کی گئی ہے، کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب دو تین دن تک بار بار گھما پھرا کر ہر پہلو سے، ہر انداز سے امام جماعت احمدیہ سے یہ کہلوانے کی کوشش کرتے رہے کہ جملہ مسلمان مطلقاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اٹارنی جنرل کی اس کوشش کو ہر لحاظ سے ناکام کیا۔ یہ وہ مشکل ہے جس کا سامنا اٹارنی جنرل کو کرنا پڑا۔ ملاحظہ ہو:۔

"اٹارنی جنرل: قرآن وحدیث کی رُو سے کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر: قرآن وحدیث میں دائرہ اسلام کا محاورہ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔ اگر مسلمان نہیں رہتا تو وہ اسلام کے دائرہ میں نہ رہا۔ ایک حدیث میں ہے اور اگر حدیث کو نہیں مانتے تو آپ کے والد نے کہا ہے اسے تو مان لیں۔ یہ میرے ہاتھ میں ان کی کتاب ہے آپ کے والد کی، وہ کہتے ہیں کہ جو مرزا کو نہیں مانتے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر: کفر کفر میں فرق ہے۔ ایک کفر وہ ہے جو ملّت سے خارج کر دیتا ہے۔ ایک وہ کفر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ جو کلمہ کا انکار کرے وہ ملت سے خارج ہوتا ہے۔

اٹارنی جنرل: اور جو مرزا کی نبوت کا انکار کرتا ہے، وہ ملّت سے خارج نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر: نہیں ہوتا۔

اٹارنی جنرل: ایک آپ کی یہ شہادت ہے، ایک آپ کے والد کی منیر کمیشن میں شہادت تھی۔ دونوں میں فرق ہے تو کون صحیح ہوگا؟

مرزا ناصر: منیر کمیشن میں میرے والد نے کہا مگر اور جگہ بھی تو کہا، سب کو دیکھنا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک عدالت کے سامنے جو ریکارڈ، شہادتیں اور دلائل ہوتے ہیں؟

مرزا ناصر: مجھے نہیں معلوم کہ میرے باپ نے کیا کہا، مگر میں ملت سے خارج نہیں مانتا۔

اٹارنی جنرل: اور جو مرزا کو نہیں مانتا؟

مرزا ناصر: وہ قابلِ مؤاخذہ۔

اٹارنی جنرل: ملت اسلامیہ سے نکل گیا؟

مرزا ناصر: سیاسی معنوں میں نہیں نکلا۔

اٹارنی جنرل: حقیقی معنوں میں نکل گیا؟

مرزا ناصر: جی۔

اٹارنی جنرل: صرف جی نہیں، بلکہ صاف فرمائیں کہ نکل گیا؟

مرزا ناصر: کہہ تو دیا ہے کہ ایک معنی میں کافر ہے، دوسرے میں مسلمان"۔ (صفحہ ۵۶، ۵۷)

"اٹارنی جنرل: آپ کے باپ کی کتاب ہے "آئینہ صداقت" صفحہ ۳۵ ہے۔

مسٹر چیئرمین: کیا کہا اس کتاب میں۔

اٹارنی جنرل: کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام نہ سُنا ہو، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر: کفر کے دو قسم بتائے ہیں، ایک یہ بھی ہے۔ یہی بات انہوں نے منیر کمیشن میں کہی تھی کہ وہ سیاسی کافر ہوں گے"۔ (صفحہ ۵۸)

آگے چل کر اٹارنی جنرل پھر اسی موضوع کی طرف لوٹتے ہیں:

"اٹارنی جنرل: جو شخص ملت اسلامیہ میں ہے آپ کے اعتقاد کے مطابق وہ دائرہ اسلام میں بھی ہے۔ لیکن جو دائرہ اسلام میں ہے، وہ ہر شخص ملت اسلامیہ میں نہیں، گویا ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر اس کے باوجود وہ مسلمان ہے؟

مرزا ناصر: اس کے باوجود مسلمان ہے۔

اٹارنی جنرل: گویا کافر بھی ہے اور مسلمان بھی؟

مرزا ناصر: بعض جہت سے کافر اور بعض سے مسلمان"۔ (صفحہ ۶۹)

پھر اسی مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے اٹارنی جنرل کہتے ہیں۔

"اٹارنی جنرل: رابطہ عالم اسلامی میں دُنیا بھر کے نمائندے ہیں۔ انہوں نے آپ کو کافر کہا۔

مرزا ناصر: وہ تو نامزد لوگ ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ اقوام متحدہ یا کوئی دُنیا کا منتخب ادارہ بھی ہمارے کفر پر متفق ہو جائے تو پھر بھی میں سمجھوں گا کہ اس معاملہ کو خدا پر چھوڑتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: دیکھئے اقوام متحدہ یا کسی اور کے فیصلہ پر تو صاد کر کے صرف خدا کی عدالت میں اپیل کا کہتے ہیں، لیکن مسلمانوں کا ادارہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی یا رابطہ، فیصلہ کریں تو آپ اسے صاد نہیں کرتے؟

مرزا ناصر: میں نے کہا کہ میں اقوام متحدہ کے فیصلہ پر بھی معاملہ خدا پر چھوڑوں گا، یہ کہ اسے بھی صحیح نہیں سمجھتا۔

اٹارنی جنرل: پھر اگر آپ پوری دُنیا کے فیصلہ کو بھی نہیں مانتے تو ان کے فیصلہ کرنے کا کیا فائدہ۔ نیز یہ کہ آپ پوری دُنیا کے کسی بھی متفقہ فیصلہ کو، جو آپ کے خلاف ہو، نہیں مانتے۔ پھر تو بات ہی ختم ہو گئی۔ آپ صرف مسلمانوں سے نہیں بلکہ پوری دُنیا سے الگ ہیں ان معنوں میں؟

مرزا ناصر: میرا دل نہیں مانتا تو وہ میں کیسے کروں گا"۔ (صفحہ ۷۶)

یہ اقتباسات جو جناب اللہ وسایا کی شائع شدہ کارروائی سے نقل کئے گئے ہیں ان کے بارے میں ہم ہرگز تسلیم نہیں کر رہے کہ یہ مکالمہ اس طرح سے ہوا۔ اس کارروائی میں خود ایسے اشارے موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری تفصیلات کو حذف کر دیا گیا ہے، مثلاً منیر انکوائری کمیشن میں اِسی مسئلہ پر دیئے گئے جواب کا ذکر ہے مگر وہ جواب کارروائی میں نہیں۔ امام جماعت کے جواب ایک ایک فقرے میں ظاہر کئے گئے ہیں، کارروائی کے کئی حصّے ایسے بھی ہیں جہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کارروائی میں سے جواب کا اصل اور مؤثر حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ مگر ایک بات بالکل واضح ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب سارا زور اِس بات پر لگا رہے ہیں اور اپنی ساری صلاحیتیں امام جماعت سے یہ کہلوانے کی خاطر بروئے کار لا رہے ہیں کہ سارے مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام جماعت احمدیہ کسی صورت بھی یہ نہیں کہہ رہے۔

اٹارنی جنرل بار بار اسی مضمون کو چھیڑتے ہیں اور اس بات پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں کہ کوئی شخص گویا کافر بھی ہے مسلمان بھی ہے اور مرزا ناصر احمد پھر یہی فرماتے ہیں کہ بعض جہات سے کافر اور بعض سے مسلمان۔ اور مرزا ناصر احمد صاحب بار بار دائرہ اسلام اور ملتِ اسلامیہ میں سے خارج ہونے کے فرق کو نمایاں کرتے ہیں۔

منیر انکوائری کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں آئینۂ صداقت صفحہ ۳۵ کے حوالہ سے کوئی سوال پوچھا گیا، مگر اس سوال اور جواب کی تفصیل پر اللہ وسایا صاحب نے "اجمال" کا پردہ ڈال دیا ہے۔ ہم وہ تفصیل منیر انکوائری کمیشن کے حوالہ سے پیش کر رہے ہیں۔ منیر انکوائری میں جماعت احمدیہ کے خلیفۂ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے پوچھا گیا۔

"سوال:۔ کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ نے کتاب "آئینہ صداقت" کے پہلے باب میں صفحہ ۳۵ پر ظاہر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت نہیں کی خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سُنا ہو وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج؟

جواب:۔ یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں "کافر" کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب مفردات راغب کے صفحہ ۲۴۰ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک دُوْنَ الْإِيمان اور دوسرے فَوقَ الْإِيمان۔ دُوْنَ الْإِيمان میں وہ مسلمان شامل ہیں، جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فَوقَ الْإِيمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو دُوْنَ الْإِيمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ مشکوٰة میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے"۔

(تحقیقاتی عدالت میں جماعت احمدیہ کا بیان)

امام راغب کے جس قول کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ یہ ہے۔

وَالْإِسلامُ فی الشَرعِ علیٰ ضَربَیْنِ:۔ احَدُهُما دُونَ الایمانِ وَهُوَ الاعِترافُ باللسانِ و بهٖ يُحقَنُ الدَمُ حَصَلَ معه الإعتِقَادُ اَولم يُحصل واِيَّاهُ قُصِدَ بقولهٖ قالتِ الاعرابُ آمَنَّاقُلْ لَم تُؤمِنُوا وَلٰكِنْ قُولوا اَسْلَمْنَا۔

والثانی فَوقَ الا يمانِ وَهو اَنْ يَكُون مَعَ الإعتَرافِ اعتِقَاد بِالقَلب ووفاء" بالفعل. واستِسْلاَم لِلّٰهِ فِیْ جَمِیع ما قَضیٰ وَقدَّرَ کَمَاذُکِرَ عَنْ ابراهيمَ عليه السلامُ فی قولِهٖ اذ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسلِمْ قَالَ اَسْلَمتُ لِرَبِّ الْعَالَمِين۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامه راغب اصفهانی، مطبوعه 1961 اصح المطابع، آرام باغ فریئر روڈ، کراچی۔ صفحہ ۲۴۰)

یعنی ایک زبانی اقرار کا نام ہے جس کے ذریعے انسان اصطلاحاً دائرہ اسلام میں آجاتا ہے اور اس کے بارے میں امام راغب یہ کہتے ہیں "کہ اس اقرارِ زبانی کے ساتھ اعتقاد شامل ہو یا نہ ہو ایسا اقرار زبانی کرنے والا "دُوْنَ الْإِيمان" دائرہ اسلام میں شامل ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کا خون محفوظ ہو جاتا ہے"۔ اور اس بات کی تائید میں امام راغب سورۃ الحجرات کی قرآنی آیت لائے ہیں اپنی طرف سے بات نہیں کی۔ سورۃ الحجرات کی آیت کا ترجمہ یوں ہے۔ "بدّو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے ہو لیکن یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔" اس کو "دُوْنَ الْإِيمان" اسلام کہا گیا۔ یعنی دائرہ اسلام میں تو ہے مگر اسلام کی حقیقی معرفت کو نہیں پہنچا۔ اور جسے امام راغب "فَوقَ الْإِيمَان" کہتے ہیں۔ جس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ وہ اقرارِ زبانی کے علاوہ قلبی اعتقاد اور فعلی وفا مکمل طور پر خدا کے قضاوقدر میں خود سپردگی کا نام ہے۔ یہ اصل اسلام ہے جس کو "فَوقَ الْإِيمَان" کہا اور یہ بات بھی امام راغب نے خود نہیں کہہ دی اس کے لئے بھی حضرت ابراہیمؑ کے قول کی مثال قرآن شریف سے دی اور پھر متعدد آیات قرآن شریف کی اس تائید میں لائے کہ "فَوقَ الْإِيمان" والے مسلمان تو وہ ہیں جو شیطان کے چنگل سے آزاد ہوں، مکمل طور پر راضی بہ رضا ہوں اور یہ ایک ایسی واضح اور بدیہی بات ہے کہ اس کو اصطلاحات کی باریکیوں سے الگ کر کے بھی با آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ ہر مسلمان اپنے ادّعا اور خواہش کے باوجود حقیقی اسلام کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتا۔ قدم لڑکھڑاتے بھی ہیں اور سنبھل بھی جاتے ہیں۔ گناہ سرزد بھی ہو جاتے ہیں۔ عرقِ انفعال اور ندامت بھی دامنگیر ہوتی ہے۔ اسلام کے حقیقی تقاضوں کو پورا نہیں کر رہا ہوتا لیکن یہ تو نہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ ہر چند کہ شیطان کے بہکاوے میں آجاتا ہے۔ ایسے افعال کر بیٹھتا ہے جو کفر کے مترادف ہوتے ہیں لیکن پھر بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ یہ دائرہ اسلام دُوْنَ الْإِيمان ہے۔ ایسا شخص مسلمان ہے، امت کا فرد ہے۔ گناہگار ہے، ایسے افعال کر بیٹھتا ہے جن سے شرک یا کفر لازم آجاتا ہے، غیر اللہ کے آگے حقیقی یا معنوی رنگ میں سجدہ ریز بھی ہو جاتا ہے، قبروں پر ماتھا جا ٹیکتا ہے مگر خود کو مسلمان کہتا ہے۔ دائرہ اسلام میں تو ہے مگر دُوْنَ الْإِيمان ہے، حقیقی اسلام تو نہیں۔ فَوقَ الْإِيمان کی کیفیات کا تو کیا کہنا۔ یہ ایسی بات تو نہیں جو سمجھ میں نہ آتی ہو۔ ہر مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن اسلام کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پا رہا۔ مگر ایسا شخص دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں۔ فقہاء کی اصطلاح میں دُوْنَ الْإِيمان اسلام ہے۔

لہٰذا احمدیہ لٹریچر میں جہاں بھی مسلمانوں کو کافر کہا گیا وہ اس "کفر کم تر از کفر" کے معنوں میں کہا گیا اور اس بات کو امام جماعت احمدیہ نے تفصیل سے بیان کیا اور جناب اللہ وسایا ان تفصیلات کو حذف کر کے "اجمال" کی نقاب اوڑھے ہوئے یہ اشتعال انگیزی کرنا چاہتے ہیں کہ احمدی تمام مسلمانوں کو مطلقاً کافر سمجھتے ہیں۔ مگر اہل انصاف کیلئے یہ نقطۂ نظر سمجھنے میں کوئی دقت نہیں کہ جو خود کو مسلمان کہتا ہو اور پانچ ارکان اسلام پر ایمان کا زبانی اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہی رہتا ہے، اُمت مسلمہ سے خارج نہیں ہوتا۔ جو شخص بھی دیانتداری سے اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں، گناہوں، نافرمانیوں پر نظر ڈالے گا وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ خدا کے رسولؐ نے اس پر بہت بڑا احسان کیا کہ ان تمام کوتاہیوں کے باوجود اس کے مسلمان ہونے کو ایسا تسلیم کیا کہ خدا اور اس کے رسول کا ذمہ قرار دے دیا۔

یہی بات جب منیر انکوائری میں امام راغب کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی نے کہی یا قومی اسمبلی میں جماعت کے خلیفہ ثالث نے کہی تو اُن لوگوں کی سمجھ میں نہ آئی ہو جو سیاست کے نام پر ووٹ لے کر آئے تھے، جنہیں ایمانیات پر رائے دینے کا بھی حق نہ تھا مگر ان چند حضرات کی سمجھ میں تو ضرور آجانی چاہیے تھی جن کے مدارس میں انہی حوالوں سے ایمان اور اسلام کی بحثیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر چونکہ ان وضاحتوں کے ساتھ عوام کو با آسانی سمجھ آسکتا تھا۔ ان حضرات پر یہی دُھن سوار تھی کہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب دو۔ وضاحت نہ کرو۔ مضمون کو کھول کر نہ بیان کرو۔ آخر کیا مقصد تھا؟ کہ کہیں عوام اصل بات کو سمجھ نہ لیں۔ اور جب امام جماعت احمدیہ، اس مردِ خدا نے اس شور و غوغا کے باوجود مسئلہ کھول کر بیان کر دیا تو اٹارنی جنرل صاحب کہتے ہیں کہ:۔

"یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں بالکل نہیں سمجھ سکا۔ میں نے یہ سمجھنے کی انتہائی کوشش کی کہ جب ایک شخص کافر ہو جاتا ہے تو وہ شخص کیسے دائرۂ اسلام سے خارج ہے مگر ملتِ محمدیہ سے نہیں۔" (صفحہ ۲۰۷)

مگر جب ان فتاویٔ کفر کا سامنا کرنا پڑا جو سب فرقے ایک دوسرے پر لگا چکے ہیں تو اٹارنی جنرل خود علامہ اقبال کا یہ اقتباس نقل کرتے ہیں:۔

"فقہ کا طالبِ علم جانتا ہے کہ ائمہ فقہ اس قسم کے کفر کو کفر کم تر از کفر سے موسوم کرتے ہیں یعنی اس طرح کا کفر مجرم کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا"۔ (صفحہ ۲۸۳)

اتنی بات تو اٹارنی جنرل صاحب کی سمجھ میں بھی آگئی کہ ثانوی درجہ کا کفر بھی ہوتا ہے۔ وہی بات جو امام راغب نے کہی، جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی نے کہی، اب وہی بات مرزا ناصر احمد صاحب کہہ رہے ہیں، وہی بات خود اٹارنی جنرل صاحب علامہ اقبال کے حوالہ سے دہرا بھی رہے ہیں، مگر پھر بھی اصرار ہے کہ آپ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

(۸)

کہ دانم مشکلاتِ لاالٰہ

بات واضح ہو چکی ہے مگر اٹارنی جنرل "کلمۃ الفصل" کے حوالہ سے پھر اسی مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"اس موقع پر میں نے مرزا ناصر احمد سے پوچھا کہ "حقیقی مسلمان" سے کیا مراد ہے؟ اس نے اپنے محضر نامے سے بھی سچے مسلمان کی تعریف میں کافی زیادہ تفصیلات بیان کی ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ "حقیقی مسلمان" کئی ایک ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا آج بھی ایسے (حقیقی مسلمان) موجود ہیں کیونکہ یہ ایک بہت ہی مشکل تعریف ہے۔ مسلمان کی تعریف میں مرزا غلام احمد کو نبی ماننے یا نہ ماننے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے یہ خاصی مشکل تعریف ہے"۔

مرزا ناصر احمد اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:۔

مرزا ناصر احمد: محضر نامے میں اس کا جواب صفحہ ۲۳ پر ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک پٹھان ایک مولوی کے پاس گیا۔ میں بھی پٹھان ہوں۔ اس نے مولوی سے پوچھا کہ جنت میں جانے کا کیا طریقہ ہے۔ اس نے پہلے تو اسے کہا کہ جنت میں جانے کے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ تو اس نے کہا کہ یہ سب کچھ کیا تو جنت میں جا سکوں گا، تو مولوی نے کہا کہ پل صراط ہو گا، جو تلوار سے تیز، بال سے باریک ہے۔ پٹھان نے کہا آپ صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ جنت میں جانے کا کوئی راستہ نہیں۔ میں نے مولوی اور پٹھان کی بات کی ہے، آپ نے حقیقی مسلمان کی Definition دی ہے، آپ کو دنیا میں کتنے مسلمان نظر آتے ہیں۔"

جس مشکل تعریف کا ذکر اٹارنی جنرل کر رہے ہیں وہ محضر نامہ سمیت اللہ وسایا صاحب نے کارروائی سے غائب کر دی ہے۔ وہ تعریف اٹارنی جنرل نے اپنے خطاب میں بانی جماعت احمدیہ کے الفاظ میں بیان نہیں کی۔ اس کا ایک حصہ ہم پیش کرتے ہیں۔

"اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اِسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی اِنسان کبھی اِس شریف لقب اہلِ اِسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوّتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخُدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اُسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔

پس حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت اِنقلاب وارد ہو کر اُس کے نفسِ امارہ کا نقش ہستی مع اُس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے اور پھر اِس موت کے بعد مُحسن للہ ہونے کے نئی زندگی اُس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اُس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اُس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مُستعد ہو اور اُس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں مَوتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اُس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھَسم کر دینے والی ایک بجلی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں چمکدار ستاروں کی طرح دکھائی دینے والے بالاخانے عطا کئے جائیں گے

دلوں کو باندھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے

آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات کریمہ کے اہم مضامین کی ضروری تشریحات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۸ امان ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو صفت عزیز پر خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی صفت عزیز پر ہی یہ سلسلہ آگے بڑھے گا۔

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّ كُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ. وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ. وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(سورۃ الانفال: ۱۰۔۱۱)

اس کا ترجمہ یہ ہے: (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ اور اللہ نے اُسے (تمہارے لئے) محض ایک بشارت بنایا تھا اور اس لئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں جبکہ کوئی مدد نہیں (آتی) مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اسلم ابو عمران التّجیبی بیان کرتے ہیں کہ ہم رومیوں کے ایک شہر میں تھے۔ انہوں نے ہمارے سامنے رومیوں کا ایک بھاری لشکر لا کھڑا کیا۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی طرف سے بھی اتنا ہی یا اس سے کسی قدر بڑا لشکر نکلا۔ اہل مصر کی سپہ سالاری عُقبہ بن عامر کر رہا تھا اور (مسلمانوں کی) باقی جماعت کی سپہ سالاری فُضالہ بن عُبید کر رہے تھے۔ مسلمانون میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر جا حملہ کیا یہاں تک کہ ان کے اندر تک جا پہنچا۔ اس پر لوگ پکار اُٹھے سبحان اللہ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ اس پر ابو ایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگنے اے لوگو! تم اس آیت ﴿...... لاَ تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ کے یہ کیا معنی کرتے ہو حالانکہ یہ آیت تو ہم انصار کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ جب اسلام کو غلبہ و تقویت نصیب ہوئی اور اس کے بکثرت مددگار پیدا ہو گئے تو ہم میں سے بعض، آنحضرتؐ کے علم میں لائے بغیر، ایک دوسرے کو خفیہ رنگ میں، یہ کہنے لگے کہ ہمارے اموال تو ضائع ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بہت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اگر ہم اپنے اموال کی حفاظت میں لگے رہیں تو ان میں سے جو ضائع ہو گئے ہیں ان کو بچا سکتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر ہماری باتوں کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی تھی: ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾. کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس التّھلکۃ یعنی ہلاکت سے مراد ہمارا اموال میں مشغول رہنا اور ان کی حفاظت میں لگے رہنا اور غزوات سے پہلو تہی کرنا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ خدا کی راہ میں جہاد کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ارض روم میں ہی دفن ہوئے۔ (ترمذی کتاب التفسیر)

دوسری آیت سورۃ الانفال کی پچاسویں آیت ہے: ﴿اِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ . وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾۔

(یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ (سورۃ الانفال: ۵۰)

ابو عثمان النَھْدِی روایت کرتے ہیں کہ مَیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس امّت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف ہر ایسے منافق سے ہے جو زبان استعمال کرنے میں خوب مہارت رکھتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرة المشرين بالجفه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چلی جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ اور تجھے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کونسے ریوڑ سے تعلق رکھتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المكثرين من الصحابة)

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن دینار سے مروی ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار ہم ایک غزوہ میں شامل تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ یہ غالباً غزوۂ بنی مصطلق تھا۔ اس دوران مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار میں سے کسی شخص کو کمر پر ضرب لگائی۔ مہاجر شخص نے آواز دی: اے مہاجرین! مدد کے لئے آؤ۔ اور انصاری نے آواز دی کہ اے انصار! مدد کے لئے آؤ۔

نبی کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کی پشت پر مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان باتوں کو چھوڑ دو، یہ شریعت میں ناپسندیدہ ہیں۔

اس بات کو عبداللہ بن سلول نے سنا تو کہنے لگا: کیا ان لوگوں نے واقعی ایسا کیا ہے؟ خدا کی قسم جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو سب سے معزز شخص سب سے ذلیل شخص کو ضرور مدینہ سے نکال دے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایک دوسرے صحابی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے اُس (یعنی اپنے باپ) سے کہا: خدا کی قسم! تم اُس وقت تک گھر نہیں لوٹ سکتے جب تک کہ یہ اقرار نہ کر لو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ ﷺ صاحب عزت ہیں۔

چنانچہ اُسے یہ اقرار کرنا پڑا۔(سنن ترمذی۔ کتاب التفسیر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔"(نورالحق۔ روحانی خزائن جلد ۸۔صفحہ ۶۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ ریاکار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نفاق کو دُور کرنے آئے ہیں"۔(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ ۱۰۸ ۔جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔ اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب مَیں پیغمبر ﷺ کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر جب اُن سے جُدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے۔ پھر دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور کُل ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

تو اب دیکھو کہ صحابہ کرامؓ اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سُنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا اُن کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہوگی۔ ہمیشہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس سے بچاوے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دُور رہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے۔"(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۴۵۵۔۴۵۶۔ جدید ایڈیشن)

سورۃ الانفال کی آیت ۶۴:﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ .لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ .اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(سورۃ الانفال :۶۴)

اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تُو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تُو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً خدا تعالیٰ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں ملنے والے بالاخانے اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح دکھائی دیں گے جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ یا شاید آپؐ نے فرمایا کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہے۔ کہا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواباً کہا جائے گا: یہ اللہ عزوجل کی خاطر باہم محبت کرنے والے ہیں۔(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔"یاد رکھو کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں، اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں نہ ملیں اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصولِ اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضلِ الٰہی ہوتا ہے، وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا کہ اُسے مامائیں، خدمت گار اور سونے، پینے، کھانے، نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی رُوح کو جو کہ صحابہ کرامؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر رُوٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔"

(الحکم۔ ۱۷/جنوری ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں:۔

"دیکھو دو کو ایک کرنا سخت سے سخت مشکل کام ہے تو پھر ہزاروں کا ایک راہ پر جمع کرنا اور ان میں وحدت اور اُلفت کا پیدا کر دینا خدا کے فضل کے سوا کہاں ممکن ہے۔ دیکھو تم خدا کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس کی حقیقت پہچانو اور اخلاص اور اثبات کو اپنا شیوہ بناؤ۔"

(الحکم۔ ۱۴/جون ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے، اُس کا انجام اچھا نہیں، مَیں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے، دوسرا اُس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو! بغض کا جدا ہونا مہدیؑ کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے: بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ مَیں نے بتلایا ہے کہ مَیں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔"(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۳۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی کتاب تو کوئی نہیں لکھی جس میں نام بنام لوگوں کا ذکر ہو کہ یہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ مگر کشتی نوح میں جو تعلیم دی ہے وہ ایسی سخت ہے کہ ہر شخص جو سنتا ہے یہی سمجھتا ہے کہ مَیں بھی جماعت میں سے نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ تعلیم

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ہادی اکمل ﷺ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے، جانیں دے دیں لیکن صدق ووفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنادیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑچکی تھی۔ سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کرلیا جاوے، آپ ﷺ کی تعلیم، تزکیہ نفس، پیرووں کو دنیا سے متنفر کرادینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہادینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ سو یہ مقام حضرت (ﷺ) کے صحابہؓ کا ہے اور اُن میں جو آپس میں تالیف و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے: وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ یعنی جو تالیف ان میں ہے، وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء۔ صفحہ ۵۴۔۵۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"کیا کوئی اس قوم کی نسبت خیال کرسکتا تھا کہ یہ قوم باہم متحد ہو گی اور خدا تعالیٰ سے ایسا قوی تعلق پیدا کریں گے کہ باوجودیکہ یہ فرعون سیرت ہیں لیکن اس کی اطاعت میں ایسے محو اور فنا ہوں گے کہ جان عزیز کو بھی اس کی راہ میں دیدیں گے۔ غور کرو کہ کیا یہ آسان امر تھا۔ آنحضرت ﷺ کی یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایک ایسی قوم میں ایسی محبت الٰہی کا پیدا کردینا کہ وہ مرنے کو تیار ہو جائیں، خود آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی کو ظاہر کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۹۔ نمبر ۲۹۔ بتاریخ ۱۷/اگست ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہیں۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبتِ الٰہی کا اُن کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کرسکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کو مخاطب کیا ہے: ﴿ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور اُن کے دلوں میں ایسی اُلفت ڈالی کہ اگر تُو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی اُلفت پیدا نہ کرسکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کردی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کرسکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکّل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے، اس میں خدا کے فضل کی رُوح پھونکی جاتی ہے جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تروتازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رُک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ اُن کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔"

(بدر جلد ۱۔ نمبر ۲۰۔ بتاریخ ۱۷/اگست ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲)

اب سورۃ الانفال کی ۶۸ویں آیت: ﴿مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ. تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا. وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ. وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾ (سورۃ الانفال: ۶۸)

کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے (صحابہؓ سے) فرمایا: تمہارا اِن (کافر) قیدیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم ہیں اور آپؐ کے قریبی ہیں، انہیں زندہ رہنے دیں اور ان سے نرمی کا سلوک فرماویں، شاید اللہ تعالیٰ ان پر توبہ قبول فرماتے ہوئے رجوع فرمائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان لوگوں نے آپؐ کو گھربار سے نکالا اور آپؐ کی تکذیب کی، ان کی گردنیں اُڑادیں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی ایسی وادی تلاش کریں جس میں بہت سا ایندھن ہو، پھر انہیں اس وادی میں ڈال کر جلا ڈالیں۔ اس پر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم نے قطع رحمی سے کام لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ (یہ مشورے سننے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ آپؐ ابوبکرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ عمرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ آپؐ عبداللہ بن رواحہؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعدازاں رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے نرم فرمادیتا ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں جبکہ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے سخت فرمادیتا ہے کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ اے ابوبکر! تیری مثال ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے جنہوں نے کہا: ﴿مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ نیز تیری مثال عیسیٰؑ کی طرح ہے جنہوں نے کہا: ﴿اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾۔ اور اے عمر! تیری مثال نوحؑ کی طرح ہے جس نے کہا: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔ نیز تیری مثال موسیٰؑ کی طرح ہے جس نے کہا رَبِّ ﴿وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ﴾۔ (اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا) چونکہ تم اس وقت ضرورتمند ہو اس لئے ان میں سے کوئی قیدی بھی ایسا نہ بچے جو یا تو فدیہ ادا کر کے رہا ہو یا اس کی گردن ماری جائے۔ عبداللہ کہتے ہیں اس پر مَیں نے عرض کیا: سوائے سہیل بن بیضاء کے، کیونکہ مَیں نے اُسے اسلام (لانے) کی باتیں کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر آپؐ (کچھ دیر) خاموش رہے۔ اس وقت مجھ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ مَیں زندگی بھر اتنا خوفزدہ کبھی نہ ہوا تھا۔ مَیں ڈرا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برسنے شروع ہو جائیں۔ (اسی اثناء میں) آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے، سوائے سہیل بن بیضاء کے۔ راوی کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات نازل فرمائیں: ﴿مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ. تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

سورۃ التوبہ کی آیت ۷۱: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ. یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ. اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ. اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾ (سورۃ التوبہ: ۷۱)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی مثال ایک ایسی عمارت کی سی ہے جس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

(مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہیں (خدا کی) مدد و نصرت ملے گی اور تم اپنے ہدف کو پالو گے اور تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ پس تم میں سے جو بھی وہ زمانہ پائے تو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اُس نے آگ میں اپنی جگہ بنالی۔ (ترمذی۔ کتاب الفتن)

نبی اکرم ﷺ کی حرم محترم حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کی باتوں کا حکم دینے اور برائی سے روکنے اور خدا تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ابن آدم کا باقی سب کلام اُس کے خلاف ہی جائے گا، اُس کے حق میں نہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ......... تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کردے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔...... چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہوسکے، کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین

پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھادو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۱۷۴۔ ۱۷۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"﴿ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۵) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوّت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اُس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔" (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۲۸۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خداتعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۹ طبع جدید)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۱۶۔ خطبہ الہامیہ۔ صفحہ ۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔......... وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔......... اخلاق ربّانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔......... جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آبِ حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔"

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۳۔ صفحہ ۴۳۹۔ ۴۴۰)

اب سورۃ ابراہیم کی آیت ۲: ﴿الٓرٰ. كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (سورۃ ابراہیم: ۲)

أَنَا اللّٰهُ أَرَىٰ: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے ربّ کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ حمد کا راستہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ عالی شان کتاب ہم نے تجھ پر نازل کی تاکہ تُو لوگوں کو ہر یک قسم کی تاریکی سے نکال کر نُور میں داخل کرے۔ یہ اِس طرف اشارہ ہے کہ جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس گزرتے ہیں اور شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، اُن سب کو قرآن شریف دُور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالاتِ فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفتِ کامل کا نُور بخشتا ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف رجوع ہونے اور اُس پر یقین لانے کے لئے معارف و حقائق درکار ہیں، سب عطا فرماتا ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۰۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ طبع اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

"یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نُور کی طرف لے جانے کا۔ مگر ایک اَور جگہ پر فرمایا ہے۔ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (البقرۃ:۲۵۸)"۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی معرفت کی بات فرمائی ہے کہ ایک جگہ تو نبی اکرم ﷺ کے متعلق فرمایا کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف لے کر آتا ہے۔ دوسری طرف اللہ خود اپنے طور پر فرماتا ہے کہ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کا ولی ہے۔ ﴿يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ "گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف فرمائی۔ پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔ حضرت جبرائیل، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے اور پہلا سوال یہی کیا کہ يَامُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ اسلام نام ہے فرمانبرداری کا۔ سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سنے۔ اس لئے پہلے نبی سنتا ہے، پھر اَوروں کو سناتا ہے۔ سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے۔ اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سنے اور سیکھے .... نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس لوگ آتے تو آپؐ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رُتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نُور میں آجاتے۔ پہلی ظلمت تو کفّار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر حضورِ نبویؐ میں آتے۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد ۲۔ صفحہ ۴۳۱۔ ۴۳۲)

تبلیغ کا گر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے دعا کی کہ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ. يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ﴾۔

(سورۃ طٰہٰ:۲۶تا۲۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہم نے موسیٰ سے کہا کہ اب فرعون کی طرف جا کیونکہ وہ سرکش ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: الٰہی مَیں جاتا تو ہوں لیکن آپ میرے سینہ کو کھول دیجئے اور میرے کام کو آسان کر دیجئے اور میری زبان کو چلا دیجئے اور اس کی ساری گرہیں کھول دیجئے تاکہ فرعون اور اس کے ساتھی میری بات کو سمجھ سکیں۔ کیونکہ جو پیغام مجھے دیا گیا ہے اُس کو ان لوگوں کے لئے سمجھنا بڑا مشکل ہے۔

اس دُعا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے یہ کہا کہ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے یعنی میری اندر اس کام کے لئے ایک قسم کی دیوانگی جوش اور ولولہ پیدا فرمادے۔ اور میرے معاملہ میں میرے لئے آسانیاں پیدا کردے۔ یعنی ایسی تعلیم اور ایسے احکام مجھے دے کہ لوگ اس کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اور اسی طرح وہ تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی ہو کہ جس کا پھیلانا آسان ہو اور پھر مجھے اس کے بیان کرنے کی بھی توفیق عطا فرما تا مَیں اسے عمدہ طریق سے پیش کرسکوں۔ اور اس کے بعد اے میرے خدا لوگوں کی طبائع اس طرف پھیر دے تاکہ وہ اس تعلیم کی طرف توجہ کرنے لگیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دُعا سے ظاہر ہے کہ ہدایت درحقیقت خداتعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ تقریروں اور دلیلوں سے نہیں آتی۔ اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ الٰہی جو تعلیم مَیں دوں اُس پر خود بھی عمل کروں اور دوسرے لوگ بھی اس کو آسانی سے مان لیں۔

اس آیت میں تبلیغ کا یہ گُر بتایا گیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتا رہے۔ پس ہمارے مبلغین کو یہ دعا بار بار مانگتے رہنا چاہئے"۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۴۲۰۔ ۴۲۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کرسکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔ نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔ جرمن ترجمہ بھی ہے۔

خواتین کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلسِ عرفان

(منعقدہ ۴؍جون ۲۰۰۰ء بمقام بیت السلام (برسلز)۔ بلجیم)

(مرتبہ: نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

{۴؍جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار ۹ بجے شام بیت السلام برسلز (بلجیم) میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ احباب جماعت کی دلچسپ اور روح پرور مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ذیل میں اس مجلس میں دریافت کئے گئے بعض سوالات اور ان کے جوابات اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین ہیں:۔}

سب سے پہلا سوال ایک بچہ نے کیا کہ آنحضرت ﷺ کے چچا (حضرت ابو طالب) ایمان کیوں نہ لائے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روایات سے پتہ لگتا ہے کہ وہ دل سے مانتے تھے مگر کھول کر سب کے سامنے ماننے کی توفیق نہ ملی۔ جانتے تھے کہ آپؐ سچے ہیں۔ انہوں نے زندگی بھر آنحضور ﷺ کی خاطر قربانیاں دیں۔

☆......☆......☆......☆

اسی بچہ نے سوال کیا: سؤر اتنا گندہ جانور ہے پھر خدا نے پیدا کیوں کیا؟

حضور انور نے فرمایا: تاکہ ہم نہ کھائیں۔ اور سمجھانے کے لئے گندے جانور پیدا کئے تاکہ انہیں کھاکر ان کی عادتیں انسانوں میں نہ آجائیں۔ اس میں بہت سی گندی عادتیں ہیں۔ ایک گندی عادت یہ ہے کہ خود گوشت خور نہیں ہے لیکن اپنے ہی مرے ہوئے بچوں کو کھا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خشکی کے سب جانوروں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو اپنے مرے ہوئے بچوں کو کھائے۔ شیر خونخوار جانور ہے بھوکا مرجائے مگر ناممکن ہے کہ اپنے مرے ہوئے بچوں کو کھائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس خبیث جانور کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چونکہ اس کی گندی عادتیں کھانے والے انسان میں منتقل ہو جاتی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: اکثر لوگ باجماعت نماز پڑھنے کے بعد سنتوں کے لئے جگہ کیوں بدلتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: یہ درست ہے کہ ایسا رواج ہے لیکن مجھے قطعی علم نہیں کہ یہ کیسے شروع ہوا۔ کئی وقتی مصلحتیں ہوتی ہوں گی کہ فرض نماز کے بعد کسی اور جگہ جو اچھی ہو، پرسکون ہو، خواہ دیوار کے ساتھ یا ستون کے پیچھے تاسکون اور توجہ سے نماز پڑھ سکیں۔ بعض اوقات کسی ایسے آدمی کے پیچھے فرض نماز کے لئے جگہ ملتی ہے جس کے پاؤں سے بدبو آتی ہے اس وقت تو انسان برداشت کرلیتا ہے۔ بعد میں پھر جگہ بدل لیتے ہیں۔ تو اس کا حکم نہیں مگر ایسا لوگ کرتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

مکرم مظفر احمد صاحب بٹ نے ایک سوال کے بعد حضور انور سے ایک پنجابی نظم پیش کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسے قبول فرمایا۔ اس پر انہوں نے محترم سفری صاحب کے یہ اشعار پڑھے ؎

شروع کراں پہلے بسم اللہ پڑھ کے
نواں مضمون لکھاں قلم نوں پھڑ کے
آسرا میں تکیا اے خدایا تیری ذات دا
عمل نہیں نیک میرے پلّے وچ جاپدا
او پڑھ کے نمازاں تے غفار نوں منایا اے
سچا جیہڑا مہدی یارو قادیاں چہ آیا اے
سن کے او کلان بھی اوندیاں حیرانیاں
مولا ساڈھے کیتیاں نے لکھاں مہربانیاں
او اِک دا نہیں کم سارے ھمتاں وخاں دیے
اک اک احمدی سو سو بنا دیے
تے مصلح موعود دے سینے ٹھنڈ پا دیے
تے بولے شاہ ونگو نچ یار منا دیے
او مہدی دیو شیر واٹھو شمع حق دی جلا دیے
تبلیغ نوں کونے کونے تے پچا دیے

اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "بہت اچھی آواز ہے ماشاء اللہ۔ آپ نے تو بہار لگادی ہے۔ پرانا قادیان کا زمانہ یاد آگیا جہاں احمدیوں کے قافلے گاتے گاتے جلسہ پر آیا کرتے تھے۔ جو مجھے یاد آرہا ہے وہ ہے ؎

ساڈے قادیاں دی ٹھنڈی ٹھنڈی وا
تے مومنا وگدا ای جا

فرمایا: بڑا ہی فصیح و بلیغ کلام ہے۔ "مومنا وگدا ای جا" کہ پانی کی طرح چلتے چلے جاؤ۔ اور بڑی دور دور سے قافلے یہ گاتے ہوئے پیدل قادیان آیا کرتے تھے آپ نے وہ زمانہ یاد کروادیا مجھے۔ جزاکم اللہ۔

اس خوشنودی پر مظفر صاحب نے ایک اور نظم سنانے کی اجازت چاہی حالانکہ پہلے بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ حضور نے خوشی سے اجازت دی اور مظفر صاحب یہ کہتے ہوئے مائیک پر آئے کہ "میرا جاکا کھل گیا ہے"۔ جس سے حضور انور سمیت ساری محفل کشتِ زعفران ہو گئی۔

☆......☆......☆......☆

سوال: آنحضرت ﷺ کے ایک قول کی وضاحت مطلوب ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہل اور کھیتی باڑی کے آلات جس گھر میں ہوں وہاں ذلت و خواری آتی ہے۔ (بخاری)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا یہ قابل غور ہے کیونکہ زمیندارہ تو آپؐ کے نزدیک معزز پیشہ تھا۔ مسیح موعودؑ کے لئے بھی آپؐ نے حارث کا لفظ استعمال کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ ایسی بات نہ کرسکتے تھے جس میں کھیتی کے خلاف بات ہو۔ میرا اپنا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ بنی اسرائیل کی طرف اشارہ کر رہے تھے جن کی خواہش تھی کہ وہ ایک جگہ ٹھہر جائیں اور کھیتی باڑی کریں اور کھیتی جو سبزیاں اگاتی ہے کھائیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے عزم کو خطرہ لاحق تھا۔ اگر ایک جگہ آرام سے بیٹھ جاتے تو وہ فلسطین کبھی فتح نہ کرسکتے۔ ظاہر بات ہے آنحضرت ﷺ ان معنوں میں اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے سننے والے نے شائد پوری طرح بات نہ سمجھی ہو۔ عام ہل نہیں اُن کے ہلوں کی بات کر رہے ہوں گے جو چاہتے تھے کہ ہم زمین پر بیٹھ جائیں۔

حضور انور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے یہ بات تو انصار مدینہ کے خلاف جاتی تھی جو سارے کاشتکار تھے۔ تو یہ ناممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ انصارِ مدینہ کے خلاف بات کریں۔ یہ ساری دلیل اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپؐ یہود کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

☆......☆......☆......☆

ایک بچہ نے سوال کیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کون سی سورۃ زیادہ پسند ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سارا قرآن ہی پیارا ہے۔ بعض حصے ایسے ہیں کہ جن سے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی حصہ ایسا ہو سکتا ہے تو سورۃ فاتحہ ہے یہ عظیم معجزہ ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: یورپ میں اکثر لوگ یہ کہہ کر مذہب کے بارہ میں بات کرنا ناپسند کرتے ہیں کہ مذہب نے جنگیں بہت کی ہیں اور اس کے نام پر قتل و غارت بہت ہوئی ہے۔

اس کی وضاحت میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات پختہ ہے کہ مذہب کے خلاف غیر مذہبی قوموں نے لڑائی کی ہے۔ اور مذہب کے نام پر سیاستدانوں نے مذہب کو استعمال کیا ہے۔ اور جو آجکل پاکستان میں ہو رہا ہے اس میں بھی سیاست کی خاطر اپنی حکومت بنانے کی خاطر، یا ووٹ بنانے کی خاطر مذہب کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں کتاب "مذہب کے نام پر خون" ایسے لوگوں کو مطالعہ کے لئے دیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: اہل پیغام سے کس طرح مؤثر بات چیت کی جاسکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو چاہے نہ مانیں مگر اولاد کے بارہ میں پیشگوئیوں کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں آپؑ کی خوشخبریاں ہیں۔ آپؑ کی اولاد میں سے ایک بھی پیغامی نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ لاہور میں ایک پیغامی ہوتے تھے جن کا نام اسلم تھا۔ وہ ہر رخصت پر میرے پاس چلے آتے۔ میری دلیل سن کر خاموش ہو جاتے مگر پھر بات چیت کے لئے دوبارہ آجاتے۔ میں نے پوچھا آپ اس بحث میں ہار جاتے ہیں اور پھر بات چیت کے لئے دوبارہ آبھی جاتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اصل میں مجھے یہ بات گھن کی طرح لگ گئی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے ایک بھی پیغامی نہیں، ایک تو ہماری طرف ہوتا۔ تو حقیقت میں حضور علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص کا بھی ان کی طرف نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ در حقیقت پیغامی حضرت مسیح موعودؑ کو جھٹلا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے تو اس دلیل کو بہت استعمال کیا ہے۔ وہ لاجواب ہو جاتے ہیں۔ اور کئی ان میں سے بعد میں بطور احمدی بھی ملتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو چیز اس کے پیٹ سے نکلتی ہے اس میں شفا ہے۔ حضور! سوال یہ ہے کہ یہاں شہد (عَسَل) کا لفظ کیوں استعمال نہیں ہوا۔ اس کی کیا حکمت ہے؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شہد کی مکھی میں جو شفا ہے وہ صرف عَسَل میں نہیں بلکہ اس سے متعلقہ اور چیزوں میں بھی ہے۔ مکھی کی پراپلس بھی ہے۔ اس میں بہت گہری شفا ہے۔ اسے عَسَل (شہد) نہیں کہا جاسکتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی شفا کے دائرہ کو بیان فرمادیا ہے۔ صرف شہد تک ہی محدود نہیں رکھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو پراپلس کا بہت علم تھا۔ میں نے بھی آپ سے سیکھا۔ اس میں بہت گہری شفا ہے۔ جب بعض بیماریاں اور کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوں تو وہ پراپلس سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں اپنا ایک تجربہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں وقف جدید میں تھا ایک روز ایک آدمی آئے۔ انہوں نے ناک ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ چونچ سے ناک کھلا ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے شکل کراہت والی ہو گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے بہت علاج کروائے، ہومیو دوا بھی استعمال کی، کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اچانک مجھے پراپلس یاد آگیا، اسے لگانے کا کہا۔ ایک ہفتہ کے بعد آئے، کھلا مونہہ، اس بیماری کا نام

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

از صفحہ نمبر ۴

ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرلے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کیلئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔ اور خلق کی خدمت اِس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قسّامِ اَزل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے اِن تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوّت سے مدد دے اور اُن کی دنیا و آخرت دونوں کی اِصلاح کے لئے زور لگاوے.................. سو یہ عظیم الشّان للّہی طاعت وخدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیّتِ تامّہ سے بھری ہوئی ہے یہی اِسلام اور اِسلام کی حقیقت اور اِسلام کا لُبِ لُباب ہے جو نفس اور خلق اور ہوا اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام،روحانی خزائن، جلد ۵، مطبوعہ نظارت اصلاح و ارشاد ، ربوہ صفحہ ۶۰۔۶۲)

اب اٹارنی جنرل صاحب کو یہ بہت مشکل تعریف نظر آتی ہے۔ یحیٰی بختیار، خود کو علامہ اقبال کا شیدائی کہتے تھے ،اُردو ادب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور عدالتی کارروائی میں انگریزی بحث کے دوران بھی بسا اوقات علامہ کے شعر پڑھتے سنا گیا ہے۔ انکو علامہ کی زبان میں ہی سنادوں۔

اگر گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لاالٰہ

اصل بات تو یہی ہے کہ کوئی اسلام کی حقیقت کو سمجھے اور خود پر غور کرے تو لرزہ ہی طاری ہو جاتا ہے۔ علامہ نے یہ بھی تو کہا۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اٹارنی جنرل صاحب بلاوجہ خشک مُلاؤں کی راہ پر چل نکلے ورنہ علامہ اقبال موصوف تو مُلاں کے مذہب کے بارے میں یہ فرما چکے ہیں۔

یا رفعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہب مُلاّ و نباتات و جمادات

اور اقبال تو حقیقی مسلمان کے بارے میں کہتے ہیں:"ہمسایہ جبریل امیں بندۂ مومن"۔

یہ ہمسایہ جبریل امین ہونا آسان بات تو نہیں مگر حقیقی اسلام تو یہی ہے۔ حقیقی اسلام کے بارے میں امام جماعت احمدیہ کے بیان پر جناب اٹارنی جنرل کی طنزیہ حیرت خود باعث حیرت ہے۔

جناب اٹارنی جنرل صاحب کو تو نہ مسلمان کی آسان اور عام فہم تعریف پسند آئی ہے جس کی رُو سے ہر وہ شخص جو زبانی اقرار کر کے خود کو مسلمان کہے اسے قبول کر لیا جائے اور جس کی تعریف آنحضرت ﷺ نے خود بیان کردی۔ یہ آسان تعریف ایک معاشرتی اور سیاسی تعریف ہے اس میں حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ جس نے ہمارا ذبیحہ کھایا، ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کو قبلہ بنایا یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ظاہر یہ بنا کر کے معاشرتی شناخت کے لئے یہ مسلمان کی تعریف کی جارہی ہے اور حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ یہی وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے، پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمہ میں اسکے ساتھ دغابازی نہ کرو۔ مگر اٹارنی جنرل صاحب کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ ایک آدمی حقیقی معنوں میں مسلمان نہ ہونے کے باوجود کیسے مسلمان کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ موصوف کو علامہ اقبال کے الفاظ میں "کفر کم تر از کفر" کی اصطلاح دستیاب ہو گئی۔ یہی بات امام جماعت احمدیہ فرما رہے تھے کہ بعض معنوں میں کفریہ اعتقاد یا اعمال سرزد ہو جانے پر اسلام کی حقیقت سے دور جا پڑتا ہے مگر چونکہ وہ زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے اس لئے اسے دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

جماعت احمدیہ نے اپنے تحریری بیان میں یہ مؤقف بیان کیا ہے کہ مسلمان کی وہی دستوری اور آئینی تعریف اختیار کی جائے جو حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفٰی ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی اور جو اسلامی مملکت کے لئے ایک شاندار چارٹر کی حیثیت رکھتی ہے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے تحریری بیان میں کہا:

"ہمارے مقدس آقا ﷺ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس تعریف کے ذریعہ آنحضورؐ نے نہایت جامع و مانع الفاظ میں عالمِ اِسلامی کے اتحاد کی بین الاقوامی بنیاد رکھ دی ہے اور ہر مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ اِس بنیاد کو اپنے آئین میں نہایت واضح حیثیت سے تسلیم کرے ورنہ اُمتِ مسلمہ کا شیرازہ بکھرا رہے گا اور فتنوں کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ قرونِ اُولیٰ کے بعد گزشتہ چودہ صدیوں میں مختلف زمانوں میں مختلف علماء نے اپنی من گھڑت تعریفوں کی رُو سے جو فتاویٰ صادر فرمائے ہیں ان سے ایسی بھیانک صُورتِ حال پَیدا ہوئی ہے کہ کسی صدی کے بزرگانِ دین ، علمائے کرام ، صوفیاء اور اولیاء اللہ کا اسلام بھی ان تعریفوں کی رُو سے بچ نہیں سکا اور کوئی ایک فرقہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جاسکتا جس کا کفر بعض دیگر فرقوں کے نزدیک مسلّمہ نہ ہو۔"

{اس سلسلہ میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے محضر نامہ کا متعلقہ حصہ قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔}

اٹارنی جنرل کی اصل مشکل یہ تھی کہ وہ مولوی حضرات کے نرغے میں تھے ،سوالات پر سوالات ان کو دیئے جارہے تھے اور وہ بے چارے وہی سوالات پوچھتے چلے جارہے تھے۔ ان کو یہ سوچنے کی مہلت ہی نہیں ملی کہ اصل مسئلہ زیرِ بحث کیا تھا۔ اور مولوی حضرات مسلمان کی تعریف قرآن و سنت کی رو سے متعین کرنے سے فرار اختیار کر رہے تھے اور محض اشتعال انگیزی اور ارکانِ اسمبلی کو متنفر کرنے کے لئے یہ سوال اٹھارہے تھے کہ احمدی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ بڑے وقار سے بغیر کسی مداہنت کے کفر واسلام کا مسئلہ بیان کر رہے تھے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے نزدیک فتاویٰ کفر کی حیثیت اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہ بعض علماء کے نزدیک بعض عقائد اس حد تک اسلام کے منافی ہیں کہ ان عقائد کا حامل عنداللہ کافر قرار پاتا ہے اور قیامت کے روز اس کا حشر نشر مسلمانوں کے درمیان نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے ان فتاوی کو اس دُنیا میں محض ایک انتباہ کی حیثیت حاصل ہے۔ جہاں تک دُنیا کے معاملات کا تعلق ہے کسی شخص یا فرقے کو اُمّت مسلمہ کے وسیع تر دائرہ سے خارج کرنے کا مجاز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ معاملہ خدا اور بندے کے درمیان ہے"۔

لہٰذا کسی فرقہ کے فتویٰ کے باوجود کوئی دوسرا فرقہ حقیقت اسلام سے کتنا بھی دور سمجھا جائے ، ملّتِ اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔

امام جماعت احمدیہ نے تو آنحضرت ﷺ کے اقوال کی روشنی میں ایک روشن اور درخشندہ شاہراہِ اتحادِ ملّت کی نشاندہی کردی تھی جس پر چل کر ساری اُمّت وحدت کی لڑی میں پروئی جائے مگر یہ مذہب کے اجارہ دار اپنے فتووں کی شدّت میں کوئی کمی کرنے کو تیار نہیں اور یہ تسلیم کرنے پر راضی نہیں کہ ان کے جاری کردہ فتویٰ کے باوجود بھی کوئی مسلمان رہ سکتا ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ:مجلس عرفان از صفحہ ۹

ونشان باقی نہ رہا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ خدا نے "عسل" کا لفظ اس لئے استعمال نہیں فرمایا کہ شہد کی مکھی سے اور شفائیں بھی وابستہ ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ایک نو احمدی ترکی لڑکی نے اپنا خیال یوں ظاہر کیا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی بلکہ جماعت کی خدمت کرنا چاہتی ہے جیسے حضرت رابعہ بصریؒ نے بھی شادی نہ کی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت رابعہ بصریؒ کی سنت آنحضرت ﷺ کے حکم سے بالا نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کنواری عورتوں، بیواؤں اور مطلّقہ سب کو شادی کا کہا ہے۔ تو کیا حضرت رابعہ بصریؒ کی سنت اونچی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اصل میں ہمیں علم نہیں کہ حضرت رابعہ بصریؒ شادی کیوں نہ کرنا چاہتی تھیں۔ کوئی نہ کوئی وجہ تو ہوگی۔ اس لئے حضرت رابعہ بصریؒ کی ایسی سنت کو جاری کرنا اچھی بات نہیں جو آنحضرت ﷺ کی سنت سے ٹکراتی ہو۔

☆......☆......☆......☆

سوال :سید الاستغفار میں "عَهْدِكَ" اور "وَعْدِكَ" سے کیا مراد ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتا ہے وہ دراصل اللہ کی بیعت کرتا ہے۔ اور اللہ کے عہد کا وہ پابند ہو جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ پہلے میں خود تیرے عہد کا پابند ہوں اور اس کے تحت میں اپنے متبعین کو تیرے عہد کی طرف بلاتا ہوں۔

دوسرے سید الاستغفار کے بارہ میں یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ نے استغفار کے مختلف طریقے بتائے ہیں جن میں سے ہر ایک بہت مؤثر اور کارگر ہے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر حاصل ہو جائے تو میں کونسی دعا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا دعا کرو کہ "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" اے اللہ تو مجسم عفو و معافی ہے۔ معافی سے محبت کرتا ہے پس مجھ سے بھی عفو کا سلوک فرما۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بھی سید الاستغفار ہے اپنی ذات میں مختصر ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو وہی عبارت استغفار بتاتے ۔ اس لئے حسبِ حالات آپؐ نے مختلف استغفار سکھائے اور کثرت سے سکھائے۔ تو ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اسی کو اختیار کرے جس کا اثر اس کے دل پر زیادہ ہو۔

☆......☆......☆......☆

Cloning کے بارہ میں ایک سوال

کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی خلق کو تبدیل کرنے کی کوشش ایک شیطانی عمل ہے۔ اس کی سزا ان کو ملے گی۔ کیونکہ یہ اللہ کی خلق کی تبدیلی کے مترادف ہے۔ باقی سائینسی تحقیقات اور ایجادوں پر کہیں بھی انذار نہیں مگر کلوننگ والے حصہ میں جہاں خدا کی خلق میں تبدیلی کا ذکر ہے فرمایا یہ شیطان دماغ میں ڈالے گا۔ اس کے بعد ہلاکت اور نامرادی کی پیشگوئی ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: رؤیت باری تعالیٰ کے بارہ میں ایک دوست نے سوال کیا کہ اللہ کو انسان دیکھ تو نہیں سکتا مگر دل میں خواہش ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ رؤیت الٰہی تو دل کی آنکھ سے ہو سکتی ہے۔ ظاہری آنکھ سے ناممکن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت موسیٰؑ نے یہی مطالبہ کیا تھا۔ خدا نے فرمایا میں پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھاؤں گا اس کو دیکھ لینا۔ مگر پہاڑ بھی یہ جلوہ برداشت نہ کرسکا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہو کر گر پڑے اور استغفار کیا کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔ حضور انور نے سائل سے فرمایا کہ وہ اس طرح کے خیالات پر استغفار کریں۔

صوبہ رُوُوما، تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے جلسہ سالانہ کا انعقاد

(افتتاح مسجد، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات، مجالس سوال وجواب، تبلیغی سیمینار، ویڈیو پروگرام، تربیتی سیمینار، اہم موضوعات پر متعدد تقاریر، ریڈیو فری افریقہ پر جلسہ کی خبر - دور دراز مقامات سے سائیکلوں پر اور پیدل بھی مہمانان جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے - دوہزار سے زائد افراد کی شمولیت)

(رپورٹ: فرید احمد تبسم - مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۲۶، ۲۷ اور ۲۸؍اکتوبر ۲۰۰۱ء کو صوبہ رُوُوما (Ruvuma) کے علاقہ کیلانگالانگا (Kilangalanga) میں سالانہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا جو اپنی شاندار روایات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا آغاز ماہ اگست سے کیا گیا۔ صوبہ رُوُوما کی ساری نئی اور پرانی جماعتوں نے حسب سابق اس جلسہ کے لئے چاول، گندم، مکئی، گوشت اور دوسری اشیاء بطور چندہ اس جلسہ کے لئے کیلانگالانگا بھجوائیں۔

جلسہ کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا اور حاضرین کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور دوسری اشیاء کا اہتمام کیا گیا۔ گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا۔ اور اس پارک کو بڑی سڑک کے ساتھ ایک چھوٹی سڑک کے ذریعہ ملایا گیا۔ یہ چھوٹی سڑک بھی احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ سے تیار کی۔ گورنمنٹ کے سرکاری اداروں سے اس جلسہ سالانہ کے انعقاد کی منظوری کئی روز قبل حاصل کرلی گئی تھی۔

صوبہ رُوُوما کے سارے علاقہ میں جگہ جگہ پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور تمام اہل وطن کو جلسہ میں شرکت کی دعوت عام دی گئی۔ سرکاری افسران کو بذریعہ خطوط خصوصی دعوت دی گئی تاکہ وہ اس جلسہ میں شرکت کریں۔

جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کو احباب جماعت نے بڑی محنت سے تیار کیا اور جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز کے ساتھ مزین کیا گیا۔ مثلاً کلمہ طیبہ، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت اقدسؑ)، بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (الہام حضرت اقدسؑ)، خوش آمدید، جلسہ سالانہ صوبہ رُوُوما (Ruvuma)۔

یہ بینرز انگریزی اور سواحیلی زبان میں تھے۔ جلسہ گاہ مردانہ کے علاوہ زنانہ جلسہ گاہ کا بھی الگ اہتمام کیا گیا تھا۔ دُور دُور تک آواز پہنچانے کے لئے بڑے بڑے لاؤڈ سپیکرز نصب کئے گئے۔ بجلی نہ ہونے کے سبب خصوصی طور پر بڑے جنریٹر کا بندوبست کیا گیا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

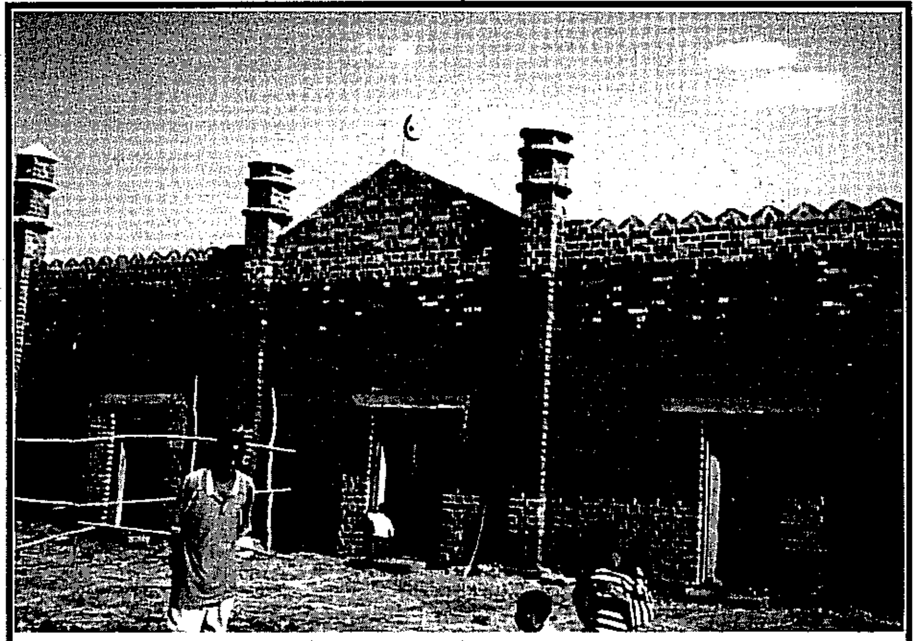

جماعت احمدیہ Kilangalanga (تنزانیہ) میں نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ جس کی تعمیر کے لئے احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ تیس ہزار اینٹیں خود بنائیں اور خود ہی آگ سے پکائیں

مہمانوں کی آمد

جلسہ شروع ہونے سے دو روز قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ مہمانوں کی رہائش کا اچھا بندوبست کیا گیا تھا۔ دارالسلام، ازنگا، مٹوارہ اور رووُوما صوبوں سے نمائندگان نے شرکت کی۔ مہمان اپنی ذاتی گاڑیوں کے علاوہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ سروسز اور سائیکلوں پر تشریف لائے۔ بعض علاقوں میں شدید غربت کے باعث احباب جماعت تین دن کا سائیکل سفر کر کے پہنچے۔ اور بعض احباب سائیکل نہ ہونے کے سبب پیدل کئی میل کا سفر کر کے پہنچے۔ مرکزی مہمانوں میں مکرم مظفر احمد صاحب درّانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ، مکرم محمود احمد صاحب شاد مبلغ سلسلہ اور مرکزی صدر لجنہ اماء اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

افتتاح مساجد

۲۵؍اکتوبر بروز جمعرات مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے نئی مسجد جو نئی جماعت لوٹوکیرا۔ربوہ (Lutukira-Rabwah) میں تعمیر کی گئی کا افتتاح فرمایا اور احباب جماعت سے خطاب کیا۔

اسی روز دوسری مسجد احمدیہ جوماگے اُوزی۔ملایویو (Mageuzi-Mlayoyo) میں تعمیر کی گئی اس کا افتتاح بھی مکرم امیر صاحب نے فرمایا۔

۲۶؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مکرم امیر صاحب نے نئے طرز کی تعمیر شدہ مسجد جو کیلانگالانگا (Kilangalanga) میں تعمیر کی گئی ہے اس کا افتتاح فرمایا۔ ان تینوں مساجد کا افتتاح اسی جلسہ کے موقع پر ہوا۔

اجتماعات

۲۶؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صوبہ رووما کی ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔

ہر تنظیم کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ خدام الاحمدیہ رُوُوما کی فٹبال ٹیم کا مقابلہ سنّی تبلیغی جماعت کی فٹبال ٹیم کے ساتھ ہوا جس میں خدام الاحمدیہ نے ایک گول سے یہ میچ جیت لیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

۲۷؍اکتوبر بروز ہفتہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو معلم شعبان رمضان صاحب آف ارنگا نے کی۔ تلاوت کے بعد سواحیلی زبان میں نظم ہوئی جو عزیزم حافظ سعید صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی ضلعی کونسلر اور دوسرے سرکاری عہدیداران نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام شام چھ بجے تک جاری رہا جس میں مبلغین و معلمین سلسلہ نے تقاریر کیں۔ عنوانات یہ تھے: جلسہ سالانہ کی اہمیت، مالی جہاد، اسلام میں بدرسومات، وفات مسیحؑ، اسلام میں اطاعت، نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کے فائدے، بہترین دین، دینِ اسلام ہے اور قرآن ہی بنی نوع انسان کے لئے بہترین راھدیٰ ہے۔

مجلس سوال وجواب

اسی روز غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ اس مجلس میں علماء سلسلہ نے احباب کے سوالات کے جواب دئے جس سے حاضرین میں کافی دلچسپی پیدا ہوئی۔ بہت سے دوست جماعت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

تبلیغ سیمینار

اسی روز نماز مغرب وعشاء کے بعد تبلیغی سیمینار ہوا۔ احباب جماعت نے اپنی اپنی آراء سے نوازا کہ اس طریق سے اگر ہم تبلیغ کریں تو ہم زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ نومبایعین نے بھی بڑی دلچسپی سے سیمینار کی کارروائی کو سنا اور اپنی آراء سے نوازا۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

ٹیلی ویژن پروگرام

تبلیغ سیمینار کے ختم ہونے کے بعد MTA کی ویڈیو کیسٹس، جلسہ سالانہ جرمنی اور لندن کی ویڈیو کیسٹس ٹیلی ویژن پر دکھائی گئیں اور ساتھ ساتھ سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جاتا رہا۔ اور خاص سواحیلی زبان میں تیار شدہ "سواحیلی پروگرام" ایم ٹی اے کی بھی کیسٹس دکھائی گئیں۔ یہ پروگرام بھی رات گئے تک جاری رہا۔

دوسرا اور آخری دن

۲۸؍اکتوبر بروز اتوار جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد سواحیلی زبان میں نظم پڑھی گئی۔

دوسرے دن کے مہمان خصوصی مکرم سعید دیوانی صاحب دیہی ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے ہوا اور شام چھ بجے تک جاری رہا۔ مقررین کے خطابات کے عناوین حسب ذیل تھے: آنحضرت ﷺ کے معراج و اسراء کے واقعات، خلافت کی برکات، خاتم النبیین کی تعریف و تفسیر، جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء، جماعت احمدیہ کی ترقی، بشارت مسیح موعودؑ، اسلامی عبادات۔

نومبایعین کی تقاریر

اس سیشن میں نومبایعین نے تقاریر کیں اور اپنی بیعت کرنے کے واقعات سنائے اور اس کے ساتھ معجزات اور بیعت کے دوران آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کیا۔

مجلس سوال وجواب

دوسرے دن بھی سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ آج احباب کی دلچسپی پہلے سے بھی زیادہ تھی۔ علمائے سلسلہ کئی گھنٹوں تک احباب کرام کے سوالوں کے جواب دیتے رہے یہاں تک کہ وقت

ختم ہوگیا۔لوگوں کی دلچسپی کو دیکھ کر یہاں موجود سرکاری عہدیداران نے جلسہ کاوقت بڑھا دیا۔ چنانچہ سوال وجواب کی مجلس جاری رہی۔ مجلس کے اختتام پر کئی احباب نے جماعت میں شمولیت کااعلان کیا۔

Kilangalanga(تنزانیہ)میں صوبائی تربیتی جلسہ میں سامعین ہمہ تن گوش جلسہ سن رہے ہیں

نومبایعین کی کلاس اور تربیتی سیمینار

اس موقعہ پر نومبایعین کی ایک تربیتی کلاس ہوئی جس میں نومبایعین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تربیتی سیمینار ہوا جس میں احباب نے اپنی آراء دیں کہ کس طرح ہم تربیت کے سلسلہ میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نئے آنیوالے بھائیوں کو کیسے سنبھال سکتے ہیں۔

ویڈیو پروگرام

اس روز بھی ٹیلی ویژن پروگرام احباب نے دیکھے۔جس میں مختلف مذاکرات کی کیسٹس، حضور

تنزانیہ(مشرقی افریقہ)میں خدمت کرنے والے بعض مبلغین اور معلمین کاایک گروپ

انور کے جلسہ کے خطابات کی ویڈیو کیسٹس اور ایم ٹی اے کے سواحیلی پروگرامز کی کیسٹس احباب کرام نے دیکھیں۔ ٹیلی ویژن کا یہ پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔اس جلسہ میں ۲۰۰۰ سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں نومبایعین کی بھاری تعداد شامل تھی۔

ریڈیو فری افریقہ
(Radio Free Africa)

جلسہ سالانہ روووما کے بارہ میں تفصیلی خبر ریڈیو فری افریقہ نے دی۔ خبر کا دورانیہ پانچ منٹ تھا۔یہ ریڈیو سارے براعظم افریقہ میں بذریعہ سیٹلائٹ سنا جاتا ہے۔خبریں انگریزی اور سواحیلی دونوں زبانوں میں تھیں۔

دیہی ممبر آف پارلیمنٹ اور ضلعی کونسلر کا بیان

ان دونوں سرکاری عہدیداران نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور کہاکہ ہم اپنے ملکی نائب صدر کا یہ قول بیان کرتے ہیں جوانہوں نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کے موقع پر کہا تھاکہ:

"جماعت احمدیہ تمام مسلمان جماعتوں میں سے امن والی جماعت ہے۔ہماری مسلمان جماعتوں کوان سے درس لیناچاہئے اور سبق سیکھنا چاہئے کہ ہم کس طرح پرامن جماعتیں بن سکتی ہیں اور ملک میں کیسے امن بحال کیاجاسکتا ہے"۔

اختتامی اجلاس

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے درد بھری نصائح

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ جزائر فجی (Fiji Islands) کے
ونوالیوو ریجن کے ۱۷ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(طارق احمد رشید ۔ مبلغ سلسلہ فجی)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ ونوالیوو ریجن نے اپنا ۱۷واں جلسہ سالانہ مورخہ ۸/اکتوبر ۲۰۰۱ء بمقام مسجد مبارک ولووا اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے منعقد کیا۔

ونوالیوو کی جماعتیں ہر سال یہ جلسہ اپنے نیشنل جلسہ سالانہ سے پہلے مختلف جماعتوں میں باری باری منعقد کرتی ہیں۔امسال ولووا جماعت کو توفیق ملی۔ولووا برانچ کی مسجد "مسجد مبارک" جزائر فجی کی پہلی مسجد ہے ولووا جماعت کی ذیلی تنظیموں نے جلسہ کی تیاری خاکسار کی زیر نگرانی کچھ عرصہ پہلے شروع کی جس میں ریجن کے صدران جماعت نے بھی بھرپور تعاون کیا۔

جلسہ کی تیاری میں مسجد کے ماحول کی صفائی کے علاوہ ۴ جلسہ گاہ بنائے گئے مردانہ جلسہ گاہ، مستورات کا جلسہ گاہ اور اسی طرح مردانہ جلسہ گاہ برائے نومبائعین اور زنانہ جلسہ گاہ برائے نومبائعین۔تمام جلسہ گاہوں کو مختلف بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔جس میں احادیث، الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر اسلامی تعلیمات لکھی ہوئی تھیں۔اسی طرح مہمانوں کے جلسہ گاہوں کو بھی فجیئن زبان میں الہامات کا ترجمہ کرکے سجایا گیا تھا۔

اس کے علاوہ خاکسار اور لوکل مشنری محمد تقی صاحب نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے متعدد دورہ جات کئے اور ہر حلقہ سے مہمان لانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

پروگرام جلسہ

خدا کے فضل سے ۸/اکتوبر ۲۰۰۱ء صبح آٹھ بجے جلسہ گاہ میں مہمانوں کی آمد شروع ہوئی پروگرام وقت مقررہ پر مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج جزائر فجی کی صدارت میں، تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔افتتاحی تقریر اور دعا محترم امیر صاحب نے کروائی جس میں انہوں نے جلسہ کے اغراض ومقاصد اور اسکی اہمیت بیان کی اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

افتتاحی دعا کے بعد مزید تین تقاریر بعنوان مقام مسیح موعودؑ، صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور Ahmadiyat in Islam ہوئیں اور اس کے بعد مہمانوں اور نومبائعین کو چائے پیش کی گئی۔ بعدازاں یہیں نومبائعین کے جلسہ گاہ میں علیحدہ پروگرام منعقد کیا گیا۔جس میں ۳ نظمیں اور ۴ تقاریر بعنوانات "اطاعت نظام"، "مالی قربانی کی اہمیت"، "برکات خلافت" اور سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ مقررین نے پیش کیں۔

پروگرام نومبائعین و مہمانان (مردانہ)

آنے والے مہمانوں کی اکثریت خدا کے فضل سے فجیئن تھی اس لئے ان کی سہولت کے لئے یہ پروگرام فجیئن زبان میں رکھا گیا چار تقاریر فجیئن زبان میں بعنوان 'اسلام کا تعارف'، 'وفات مسیح'، 'آنحضرتؐ ازروئے بائبل' اور 'مسیح کی آمد ثانی' ہوئیں۔ اس جلسہ گاہ میں فجیئن زبان میں الہام حضرت مسیح موعودؑ اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کے چارٹ لکھوا کر لگائے گئے تھے جن کو مہمانوں نے دلچسپی سے پڑھا اور بعض نے نوٹ بھی کیا۔اس پروگرام میں ہمارے لوکل مشنری محمد تقی صاحب (جوکہ فجیئن ہیں) نے بہت اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کے عقائد، جماعت کے لٹریچر (جو وہاں بک سٹال پر رکھا گیا تھا)، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر کا مکمل تعارف نیز بیعت فارم کا تعارف بھی کروایا اور آخر میں محترم امیر صاحب نے تشریف لاکر مہمانوں اور نومبائعین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

پروگرام نومبائعین و مہمانان (زنانہ)

مستورات نے بھی اپنا پروگرام الگ زنانہ جلسہ گاہ میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگلش اور فجیئن ترجمہ کے ساتھ شروع کیا اور اس پروگرام میں ۵ نظمیں اور ۳ تقاریر بعنوان "قرآن کی برکات"، "اسلام میں احمدیت کا مقام" اور "اسلام میں عورت کا مقام" ہوئیں۔اور یہاں بھی لوکل مشنری نے فجیئن زبان مں جلسہ کی غرض، اسلام کا تعارف اور دیگر اہم مسائل پر روشنی ڈالی جس کے بعد آنے والے تمام مہمانوں (مردوزن) میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

پروگرام جلسہ گاہ (زنانہ)

لجنہ میں پروگرام کا آغاز صدر صاحبہ لجنہ ونوالیوو کی زیر نگرانی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا دورانِ جلسہ ۴ نظمیں اور ۴ تقاریر ہوئیں جوکہ درج ذیل موضوعات پر تھیں: "تربیت اولاد"، "اہم تربیتی امور"، "لجنہ اماءاللہ کی بنیاد اور اس کی ذمہ داریاں"۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کے موقعہ پر تمام احباب جمع تھے۔تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت کی ترقی کو پیش فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ میانمار (Mayanmar) کے

۳۷ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

تین صد سے زائد مہمانوں کی شمولیت

(رپورٹ: مرزا نصیر احمد - مبلغ سلسلہ)

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ میانمار (سابق برما) کا جلسہ سالانہ مورخہ یکم نومبر ۲۰۰۱ء کو رنگون میں منعقد ہوا۔ یہ اس جماعت کا ۳۷واں جلسہ سالانہ تھا جس میں ملک کے مختلف اطراف سے آئے ہوئے تین صد سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ جماعت کی دعوت پر امسال مرکز سلسلہ کی ہدایت پر خاکسار کو مرکز کی نمائندگی کی سعادت حاصل ہوئی۔ گزشتہ چند سالوں سے باقاعدگی سے مرکزی نمائندہ کو بھی اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے چنانچہ ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۹ء مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب اور گزشتہ سال ۲۰۰۰ء میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب (وکیل وقف نو) کو مرکزی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔

جلسہ کی تیاری دو اڑھائی ماہ پہلے ہی شروع کردی گئی تھی۔ مجلس عاملہ کے خصوصی اجلاس میں جلسہ کے انتظامات کے لئے ملکی سطح کے سیکرٹری امور عامہ مکرم این ایم سلیمان صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ مکرم منیر احمد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کردی گئی جس کی معاونت کے لئے ایک اور سب کمیٹی چار عہدیداروں پر مشتمل مقرر کی گئی تھی۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ دو روز قبل شروع ہوگیا تھا۔ چنانچہ مانڈلے (Mandalay) سے ۹ مہمان بذریعہ ٹرین تشریف لائے۔ مانڈلے رنگون سے ۴۳۲ میل دور ہے اور ٹرین صرف چار سٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے ورنہ مسلسل ساری رات چلتی رہتی ہے اور ۱۶ گھنٹے کا یہ سفر کافی تھکا دینے والا ہے۔ مولمین (Mawlamyine) سے تین مہمان یعنی وہاں کے صدر جماعت، ان کی اہلیہ اور بیٹی تشریف لائے۔ یہ جگہ رنگون سے ۱۸۷ میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس سے بھی تقریباً ۵۰ میل آگے ایک اور جگہ Ye سے ایک غیر از جماعت دوست بھی جو احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں تشریف لائے۔ رنگون سے ۱۷۹ میل شمال میں واقع ایک اور جگہ Pyaye سے بھی ایک غیر از جماعت صرف اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ زیادہ مہمان تو مشن ہاؤس میں ہی ٹھہرے۔ بعض اپنے عزیزوں کے ہاں مقیم ہوئے۔

اسی طرح مشن ہاؤس سے ملحقہ ہمارے احمدی دوست مکرم ٹی ایس احمد صاحب نے بھی اپنا گھر مکمل طور پر مہمانوں کے لئے کھول دیا اور بعض مہمان ہمہ وقت اسے بھی استعمال کرتے رہے۔

یکم نومبر کو جلسہ کا آغاز بفضلہ تعالیٰ نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا اور درود شریف کے فضائل و برکات پر بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے۔ اور تلقین کی کہ ہمہ وقت سب احباب درود شریف اور تسبیح و تحمید سے استفادہ کریں۔

ناشتہ کے بعد پہلا اجلاس ۹ بجے تھا۔ اس کا آغاز لوائے احمدیت اور قومی پرچم لہرانے سے ہوا جو علی الترتیب خاکسار اور مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل صدر میانمار نے لہرائے۔ اور پھر دعا کروائی گئی۔ ازاں بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوئی جو عزیز عبدالمھیمن نے کی اور پھر خاکسار نے افتتاحی دعا کرائی۔ بعدہ عزیزم عبدالسلام نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ" پیش کیا۔ جس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں ہستی باری تعالیٰ اور توحید باری، مقصد بعثت انبیاء، انبیاء کی قائم کردہ جماعت یعنی صحابہ بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توحید کے لئے غیرت نیز ان کی استجابت دعا کے چند نمونوں کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اور تلقین کی کہ ہمیں صحابہ کی زندگیوں کو مشعل راہ بنانا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہئے۔

دوسری تقریر جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم ایس کے سلیم صاحب کی تھی جس میں انہوں نے ظہور امام مہدی اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمائی اور ضمناً حضرت سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی سیرۃ پر بھی روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر مکرم P.E.V ظفر اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی تھی۔ جس میں انہوں نے تربیت اولاد اور اس سلسلہ میں تربیت نفس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد نمازوں اور کھانے کے لئے وقفہ ہوا جس کے بعد سوا دو بجے دوسرے اور آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ایس ایم ظفر اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم پی ای وی ظفر اللہ صاحب نے قرآن کریم کے فضائل کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ کی تھی جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی غرض وغایت اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں قبولیت دعا کے نمونے بیان کئے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ایس ایچ اکبر احمد صاحب، سیکرٹری تبلیغ کی تھی۔ انہوں نے ملینیم سکیم اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم ایم سالک صاحب مبلغ برما کی تقریر پروگرام میں تھی مگر چونکہ وہ میرے اس دورے کے دوران ہر جگہ ترجمانی کے فرائض انجام دیتے رہے اسلئے انہوں نے اپنی تقریر کا وقت خاکسار کو دے دیا اور خود ترجمانی کے لئے وقف رہے۔

آخری تقریر خاکسار نے کی جس میں خاکسار نے برما جماعت کو درپیش مسائل، ان کی وجوہات اور ان کے حل کی طرف توجہ دلائی اور تلقین کی کہ وہ دعاؤں، تسبیح و تحمید، درود، استغفار اور لاحول وغیرہ کی طرف توجہ کریں۔ صدقہ و خیرات سے کام لیں اور مرکز سلسلہ سے رابطہ مضبوط کریں۔

آخر پر خاکسار نے جملہ احباب اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعاؤں کی تحریک کی۔ نیز دوران سال جو احمدی بھائی برما جماعت کے اس عالم فانی سے رخصت ہوگئے تھے ان کے ناموں کا اعلان اور دعائے مغفرت کی تحریک کی۔ اور خاکسار نے اختتامی دعا کرائی۔

اس جلسہ میں مستورات کی سہولت کے لئے مسجد کی سب سے اوپری منزل میں CCTV کا انتظام کیا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ جملہ انتظامات خیر وخوبی کے ساتھ چلتے رہے اور کسی بھی مرحلہ پر کوئی پریشانی پیدا نہ ہوئی۔ خواتین نے اپنے حصہ کے تمام انتظامات خود سنبھالے ہوئے تھے اور انہوں نے بھی اپنے تمام کام باحسن طریق انجام دئے۔

اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں اور شرکاء جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور جماعت کے ایمان و اخلاص اور اموال و نفوس میں بہت برکت عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: جلسہ سالانہ ونوالیووجزائر فجی
از صفحہ نمبر ۱۲

اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے جرمنی کے کامیاب جلسہ اور ۸ کروڑ بیعتوں کا بھی ذکر کیا نیز احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ پہلے سے بڑھ کر فریضۂ دعوت الی اللہ میں حصہ لیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم امام وقت کی توجہ اور آپ کی دعاؤں کے حقدار بن سکتے ہیں۔ تقریب کے آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ بابرکت جلسہ شام ۴:۳۰ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ ونوالیو میں امسال کل حاضری ۴۸۶ سے زائد رہی جس میں ۲۲۴ سے زائد مہمان اور نو مبائعین تھے

بک سٹال و نمائش

جلسہ کے موقع پر خدا کے فضل سے ایک بک سٹال اور نمائش منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی۔ ملینیم سکیم کے تحت شائع کروائے جانے والے لٹریچر کے علاوہ جماعت کی دیگر ۱۶ مختلف تصانیف اور قرآن کریم کے مختلف ۵ زبانوں میں تراجم، تصاویر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت اور دیگر جماعت کے رسائل وغیرہ بھی رکھے گئے۔ مہمانوں اور جماعت کے احباب نے اس سے بھرپور فائدہ اُٹھایا اور اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔ الحمدللہ۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی حقیقی غرض کو پورا فرمائے اور آئندہ ہمیں اپنے فضل سے اس سے بھی زیادہ کامیاب جلسوں کا انعقاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رپورٹ جلسہ صوبہ روما تنزانیہ از صفحہ ۱۲

فرمائیں کہ اس وقت دنیا کو راہ ھدیٰ پر لے جانے والی کوئی جماعت ہے تو صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اگر دنیا میں امن بحال کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اس لئے ہم سب کو بہترین مثالیں دنیا میں قائم کرنا ہونگی۔ اخلاقی، روحانی اور علمی میدانوں میں بہترین نمونے قائم کرنا ہونگے۔ آؤ آج ہم سب مل کر عہد کریں کہ جب تک زندگی کی یہ سانسیں باقی ہیں ہم ہر میدان میں آگے بڑھیں گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کریں گے۔ اور اپنے آنے والے نئے بھائیوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

عالمی عدالت انصاف

۱۸۹۹ء میں روس کے زار نکولس ثانی نے دنیا کی بڑی بڑی اقوام کو ایک کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی جس کے ایجنڈا کی ایک شق بین الاقوامی ثالثی سے متعلق تھی۔ یہ پہلی عالمی امن کانفرنس تھی جو ہیگ (ہالینڈ) میں منعقد ہوئی اور اس میں ۲۶ ممالک نے حصہ لیا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہیگ کے مقام پر ثالثی کی مستقل عدالت قائم کی جائے جس میں اقوام عالم کے جھگڑے ثالثی کے ذریعہ نبٹائے جائیں۔ دوسری امن کانفرنس ۱۹۰۷ء میں ہیگ میں منعقد ہوئی اور اس طرح عالمی عدالت انصاف وجود میں آگئی جسے ہیگ میں ایک سادہ مگر بڑی سی محل نما عمارت میں قائم کیا گیا جسے امریکہ کے ایک کروڑپتی اینڈریو نے ۱۹۰۳ء میں عطیہ میں دیا تھا۔ اس کو "امن محل" (Peace Palace) کا نام دیا گیا۔ اس کا نقشہ ایک فرانسیسی آرکیٹیکٹ نے بنایا اور دنیا کی مختلف اقوام نے اپنے اپنے ملک کی خاص اشیاء بھجوا کر اس محل کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس محل کی افتتاحی تقریب ۲۸؍اگست ۱۹۱۳ء کو منائی گئی۔ امن محل میں ایک وسیع و عریض لائبریری بھی قائم ہے۔ نیز بین الاقوامی قانون کی تنظیم "ہیگ اکیڈمی" بھی قائم ہے جو مختلف اقوام کے سولہ ممبران پر مشتمل انتظامی کمیٹی کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔ اس محل کے بڑے مدخل کے بالمقابل واقع ہال میں یہ الفاظ کندہ ہیں: "خدا کرے کہ انصاف کا سورج ہمیں روشنی عطا کرتا رہے"۔

پہلی عالمی جنگ کے بعد "لیگ آف نیشنز" کے تحت عالمی عدالت بھی "امن محل" میں ہی قائم کی گئی۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد اختتام سے قبل تک اس عدالت نے تقریباً چالیس فیصلے کئے اور "لیگ آف نیشنز" کی مختلف تنظیموں کو تیس کے قریب مشاورتی تجاویز دیں۔ جب اقوام متحدہ وجود میں آئی تو یہ عدالت "عالمی عدالتِ انصاف" کہلانے لگی۔ یہ عدالت ۱۵ ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جنہیں نو سال کے لئے چنا جاتا ہے۔ ایک قومیت کے دو جج بیک وقت نہیں بن سکتے۔ تنازعات کا فیصلہ کثرت رائے سے کیا جاتا ہے۔ اس کے ممبران کی موجودہ تعداد ۴۷ ہے۔

پاکستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ ۱۹۵۴ء میں پہلی بار اس عدالت کے جج منتخب ہوئے۔ جب آپ دوسری بار بھی عدالت کے جج منتخب ہوئے تو اس مدت کے دوران اس عالمی عدالت کے صدر کے عہدہ جلیلہ تک پہنچے۔

یہ معلوماتی مضمون مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰؍اپریل ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت حسن رہتاسی صاحبؓ

ماہنامہ "الھدیٰ" سویڈن اگست ۲۰۰۱ء میں مشہور شاعر حضرت حسن رہتاسی صاحبؓ کے بارہ میں ایک مختصر مضمون مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپؓ کا نام حسن دین رہتاسی تھا اور نام سے مناسبت کی وجہ سے حسنؔ تخلص کرتے تھے۔ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کا صحابی ہونے اور نظام وصیت میں شمولیت کا بھی شرف حاصل تھا۔ آپؓ کے والد حضرت منشی گلاب دین صاحبؓ بھی بلند پایہ شاعر تھے جن کا ایک قصیدہ حضورؑ نے "سراج منیر" کے آخر میں نقل کیا ہے۔

حسنؔ رہتاسی ایک فطرتی شاعر تھے جو فی البدیہہ شعر کہنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اپنے کلام کی برجستگی، روانی، سلاست، حسن بیان اور دلآویزی کی وجہ سے بہت معروف تھے۔ قصور شہر میں ایک ادبی محفل کے دوران سر عبدالقادر کی فرمائش پر آپؓ نے یہ فی البدیہہ قطعہ سنایا:

مانوس ہیں گناہوں سے، تقویٰ سے دُور ہیں
اس پر حریصِ جنت و غلمان و حور ہیں
یوں بخش دے تو بات جدا ہے وگرنہ ہم
مستوجب سزا ہیں کہ اہلِ قصور ہیں

آپؓ کا کلام آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و وفا سے پُر ہے۔ حضرت اقدسؑ کے بعض الہامات کو بھی آپؓ نے بڑی خوبصورتی سے اشعار میں باندھا ہے۔

حصاروں، ریگزاروں، کوہساروں، آبشاروں تک
پیاروں، جاں نثاروں، تاجداروں، خاکساروں تک
غرض پورب سے پچھّم تک اور اُتر سے تا دکھن
تیری تبلیغ پہنچاؤں گا دنیا کے کناروں تک

ایک اَور مثال ملاحظہ فرمایئے:

خدا کی راہ میں دریا صفت بہتے چلے جاؤ
ہر اک رنج و الم جور و جفا سہتے چلے جاؤ
کناروں تک زمیں کے گر تمہیں تبلیغ کرنا ہے
"الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" کہتے چلے جاؤ

محترم ماسٹر خان محمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷؍مئی ۲۰۰۱ء میں محترم ماسٹر خان محمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے مکرم ناصر احمد ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ۱۴؍جون ۱۹۲۶ء کو گل گھوٹو میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈیرہ غازیخان میں حاصل کی۔ آپ کے والد محترم سردار پیر بخش صاحب لسکانی بلوچ قبیلہ کے رئیس تھے اور باکردار، ذہین اور نڈر ہونے کی وجہ سے اپنے علاقہ سے دُور تک قدر سے دیکھے جاتے تھے۔ جاذب نظر شخصیت کے مالک اور مہمان نواز تھے۔ اُن کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا علم ۱۹۳۴ء میں ہوا تو وہ قادیان گئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جب وہ واپس اپنے گاؤں پہنچے تو اپنے چاروں بھائیوں کو اکٹھا کر کے پیغام حق پہنچایا۔ دو بھائیوں نے قبول کیا اور دو نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ اس کے نتیجہ میں بستی میں ایک لڑائی شروع ہو گئی جس میں لاٹھیاں، کلہاڑیاں اور تلواریں استعمال کی گئیں۔

اس لڑائی میں محترم سردار پیر بخش صاحب بھی شدید زخمی ہوئے لیکن وہ احمدیت پر استقامت سے قائم رہے۔ اس پر مخالفین نے اپنے پیروں اور فقیروں کو اکٹھا کر کے ہزاروں افراد کی موجودگی میں اُن کے خلاف بددعا کروائی جس میں بیان کیا کہ اگر وہ احمدیت نہ چھوڑیں گے تو ذلّت کی موت مریں گے، قبر کا نام و نشان نہ رہے گا اور قبر کو خدائی آگ لگے گی، اِن کی اولاد ہم پیروں کے در پر پلے گی اور اس کی بستی کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ جب انہوں نے پیروں کے دعاوی سنے تو مسیح محمدیؐ کی غلامی کا دعویٰ کرتے ہوئے ساری قوم کو گواہ بنا کر کہا کہ یہی کچھ ان پیروں کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ عشرہ بھی نہیں گزرا تھا کہ جھگڑا امام شاہ کے قبرستان میں جہاں بڑے بڑے پیر دفن تھے، آگ لگ گئی جس نے سارے قبرستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے محترم سردار صاحب کو لمبی عمر دی اور دوسرے پیر آپ کی زندگی میں کوچ کر گئے، پھر یوں ہوا کہ پیروں اور سجادہ نشینوں کی بستی جھگڑا امام کو دریائے سندھ نے ہڑپ کر لیا اور وہاں کے گدی نشینوں کی اولاد کو دربدر دھکے کھانے کے بعد محترم سردار صاحب کی بستی میں ہی پناہ لینی پڑی۔

محترم سردار صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: وہ اپنے علاقہ میں روشنی کا مینار تھے۔

محترم سردار پیر بخش صاحب نے ۱۹۳۹ء میں اپنے بیٹے محترم خان محمد صاحب کو قادیان لے جا کر مدرسہ احمدیہ میں داخل کروادیا۔ محترم خان محمد صاحب نے ۱۹۵۰ء میں مولوی فاضل کیا اور پھر محکمہ تعلیم میں بطور عربی مدرس ملازمت اختیار کرلی۔ آپ ہردلعزیز اساتذہ میں شمار کئے جاتے تھے چنانچہ آپ کے شاگرد جس شعبہ میں بھی گئے انہوں نے ضرورت کے وقت آپ کے ساتھ احسن رنگ میں تعاون کیا۔ آپ انتہائی نڈر اور بے باک مرد تھے جو اصولوں پر کبھی سودے بازی نہیں کرتے تھے۔ جب بھی آپ کو سکول سے تبدیل کروانے کی معاندین نے کوشش کی تو آپ متعلقہ افسران کے پاس حاضر ہو کر فرماتے کہ اگر یہ تبادلہ میری ناقص کارکردگی کے باعث کیا گیا ہے تو مجھے قبول ہے اور اگر مذہبی تعصب کی بنا پر کیا گیا ہے تو یہ سراسر نامنصفانہ ہے۔ چنانچہ آپ کے نتائج کا ریکارڈ دیکھ کر آپ کا تبادلہ ہمیشہ منسوخ کر دیا جاتا اور آپ ایک ہی سکول میں مسلسل ۲۳ سال تعینات رہے۔ آپ دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے۔ مخالفین نے آپ کے قتل کے منصوبے بھی بنائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حفاظت فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ (منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل) ایک بار آپ کی بستی میں تشریف لائے تو اس بات پر تعجب کا اظہار فرمایا کہ جہاں کثیر تعداد میں احمدی ہوں، اُس بستی کا نام "گل گھوٹو" زیب نہیں دیتا۔ پھر محترم خان محمد صاحب کی درخواست پر حضور نے متبادل نام "احمد پور" تجویز فرمایا اور اب یہ بستی اسی نام سے معروف ہے۔

۱۹۷۶ء میں ڈیرہ غازیخان شہر میں ایک مناظرہ کے دوران غیراحمدیوں نے امن کو درہم برہم کیا اور محترم خان محمد صاحب اور مکرم سلیمان صاحب مربی سلسلہ کے خلاف مقدمہ درج کروادیا۔ اُس وقت ان دونوں کو اسیر راہ مولا بننے کی سعادت عطا ہوئی۔

۱۹۸۳ء میں محترم خان محمد صاحب امیر ضلع منتخب ہوئے اور یہ سلسلہ ۱۹۹۹ء تک جاری رہا جب آپ نے اپنی صحت کے پیش نظر کسی اَور کو امیر ضلع نامزد کرنے کی درخواست دی۔ اس دوران ابتلاء کا لمبا دَور آپ نے بڑی جرأت اور فراست سے گزارا۔ آپ کو اور آپ کے پانچ میں سے تین بیٹوں کو مقدمات اور اسیری کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ کئی مواقع پر نصرت الٰہی نے آپ کی غیر معمولی حفاظت فرمائی۔ اس دوران آپ کے خلاف پانچ مقدمات قائم ہوئے جن میں سے ایک قرآن کریم کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کرنے کے جرم میں قائم ہوا تھا۔ جیل میں بھی آپ قیدیوں کو قرآن کریم پڑھاتے اور دعوت الی اللہ کرتے رہے۔

آپ اپنے علاقہ میں بطور منصف اور ہمدرد مشہور تھے۔ لوگ بلاامتیاز اپنے تنازعات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ ناداروں کی جماعتی ذرائع کے علاوہ ذاتی طور پر بھی بہت خدمت کرتے۔ امارت کی ذمہ داریوں سے قبل آپ کو لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ، صدر جماعت اور نائب امیر ضلع کے طور پر خدمت کرنے کا بھی موقع ملا۔ خدمت دین کی چاٹ آپ نے سارے خاندان کو لگادی تھی۔ چنانچہ آپ کی اہلیہ کو بھی لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع اور تین بیٹوں کو قائد ضلع اور اُن میں سے دو کو قائد علاقہ کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ محترم خان محمد صاحب ۲۹؍جون ۲۰۰۰ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ اگلے روز ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
12/04/2002 – 18/04/2002

MTA
AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 12th April 2002

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 11 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfan: Rec.19.05.00 With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: Annual Badminton Tournament Tehseen Ahmad Vs Khalid Mehmood Presentation MTA Pakistan
03:15 Around The Globe: Documentary About Maryland's historic Eastern Shore Part 3 Presentation MTA USA
04.10 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.38 Host: Saood A. Khan Sb.
05.00 Homoeopathy Class: No.71 Rec.20.03.1995
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.66Rec.20.7.1995
07.30 Siraiki Service: F/S Rec.13.03.1998
08.35 Majlis Irfaan: ®
09.40 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-e-Sahaaba: 'Ashaabi Ka Al Najoom' Presented by Anees A. Naveed Sb – Prog. No.7
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.02.04.02
15.05 Friday Sermon: Rec.12.04.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45 Majlis Irfaan: ®
21.40 Friday Sermon:®
22.40 Homeopathy Class No.71 ®

Saturday 13th April 2002

00.05 Tilawat, News, Darse Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No.10 Teaching of the correct pronunciation of the Holy Quran.
01.25 Q/A Session: Rec.07.04.1996 With English Speaking Friends
02.35 Kehkashaan: 'Ijzo inskaar' Host: Meer Anjum Parvez Sb. Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: Lesson No.389 – Rec.17.06.98
04.25 Le Francais C'est Facile: With Naveed Marty Lesson No.12
04.55 German Mulaaqaat: Rec.03.04.2002
06.30 Liqaa Ma'al Arab: SessionNo.67 Rec.25.7.1995
07.30 French Service: Classes des enfants.
08.45 Dars-ul-Qur'an: Session No.10 Rec.01.02.1996
10.30 Indonesian Service
11:30 Safar Ham nay Kiyaa
12.05 Tilawat, Darse Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.389®
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.05 Children's Class: With Hazoor (NEW)
16.15 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.40 French Service: Mulaqat with Hazoor
17.45 German Service: Various Items in German
18.50 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.55 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Q/A Session With English Speaking Guests ®
21.35 Children's Class: With Hazoor ®
22.35 German Mulaaqaat: Rec.03.04.02 ®

Sunday 14th April 2002

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi (SAW), News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.20.01.01 – Part 1
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.30 Discussion: An introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sb. Presentation MTA Pakistan
03.15 Friday Sermon: Rec.12.04.02
04.15 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.10 Presentation MTA International
05.0 Lajna Mulaaqaat: Rec: 07.04.02
06.40 Liqaa Ma'al Arab. Session No.68 Rec.08.07.95
07.40 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Presentation MTA Spain
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets Presentation MTA Pakistan
09.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.10 – P.2 Presented by Fahim A. Khadim Sb. Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel: A Visit to the city of Geneva, Switzerland.
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: Rec.19.05.00 ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.07.04.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Part 1 ®
16.30 Friday Sermon: ®
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.40 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.07.04.02 ®
23.30 MTA Travel: A Visit to the city of Geneva.

Monday 15th April 2002

00.05 Tilawat, Darse Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak part 4. Presentation MTA Pakistan
01.20 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.35 Q/A Session: Rec.14.04.1996 With English Speaking Friends
02.45 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme In Urdu based on the books of the Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (AS)
03.20 Urdu Class: No.391– Rec.10.07.98
04.30 Learning Chinese: With Usman Chou.
05.00 French Mulaqaat. Rec. 08.04.02
06.10 MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.69
07.30 Islam Among Other Religions: Reading from Chinese Book 'Islam among other religions' Presented by Usman Chou Sb. Presentation of MTA International
07.55 Speech: by Mau. Sultan M. Anwar Sb. Topic 'Memories of Hadhrat Musleh Maud (RA)' Presentation MTA Pakistan ®
08.45 Q/A session. (R)
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Rec.21 & 28.01.83 Host – Fareed A. Naveed Sb.
10.25 Indonesian service
11.25 Safar Hum Nay Kiya:A visit to Shaalimaar gardens in Lahore, Pakistan.
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.391 ®
14.10 Bangla Shomprachar
15.15 French Mulaaqaat: ®
16.15 Children's Corner: Kudak part 4 ®
16.35 French Service.
17.35 German Service.
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.69rec09.08.95 ®
19.40 Arabic Service.
20.40 Q/A Session: rec. 14.04.96®
21.50 Ruhaani Khazaa'en ®
22.25 French Mulaaqaat: ®
23.25 Safar Hum Nay Kiyaa®

Tuesday 16th April 2002

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
00.55 Children's Corner: Let's Learn Salaat Lesson No.10 – With Imam Rashed Sb.
01.30 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan J/S Rabwah 1973 – Topic 'Replies to allegations made against Ahmadiyyat' Presentation MTA Pakistan
02.30 Medical Matters: Speech by Dr. Sultan Ahmad Mubashar Topic: 'Caring for your face' Presentation MTA Pakistan
03.15 Around the Globe: A documentary about 'The Grand Canyon'. Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.5
05.0 Bengali Mulaaqaat: Rec.09.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.70 rec. 10.08.95
07.30 MTA Sports: All Pakistan Badminton Tournament, semi final match between Tehseen Ahmad and Khalid Mehmood.
08.20 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.03.02.96 Class No.11
10.15 Indonesian Service.
11.25 Medical Matters: ®
12.05 Tilawaat, Darse Hadith, MTA News
12.55 Q/A Session: Rec:07.04.96 With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprachar:
15.00 German Mulaaqaat: Rec.03.04.02
16.10 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.40 French Service
17.35 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service.
20.40 Tabarrukaat: ®
21.35 Around The Globe: ®
22.35 From The Archives: F/S Rec.24.05.96

Wednesday 17th April 2002

00.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
01.0 Children's Corner: Guldasta Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.4 Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb. Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: With Hazoor Lesson No.391 – Rec.10.07.98
04.30 Safar Hum Nay Kiya: A documentry about a visit to Mustooj, Valley of Chitraal. Presentation MTA Pakistan
05.0 Children's Mulaaqaat: Rec.12.04.00
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.72 Rec.16.08.1995
07.30 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)' Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. & Jamil-ur-Rehman Sb.
08.40 Majlis Irfan: ®
09.40 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb. Lecture on Islamic etiquette
10.15 Indonesian Service:
11.30 Safar Hum Nay Kiyaa: ®
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: class No. 391 Rec. 10.07.98 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.00 Children's Mulaaqaat: rec. 12.04.00 ®
16.00 Children's Corner: Guldasta ®
16.30 French Mulaaqaat: ®
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service:
20.40 Q/A Session: ®
21.40 Hamaari Kaenaat: ®
22.05 Children's Mulaaqaat: ®
23.05 Islami Aadaab: ®

Thursday 18th April 2002

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
01.0 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus. Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A Session: Rec. 19.03.95 – With English Speaking guests, at Mahmood Hall, London.
02.30 MTA Lifestyle: Perahan ' Tips on Sewing' Presentation MTA International
02.40 MTA Lifestyle: Al Maa'idah Cookery Programme How to prepare a delicious dish. Presentation MTA Pakistan
03.05 Canadian Horizon: Children's Class No.15 Presentation MTA Canada
04.20 Computers for Everyone: Informative set of Lectures on how to use a computer. Topic: 'The Storage Disk-Hard and Floppy' Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
04.50 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.248 – Rec.27.05.98
06.10 MTA International News:
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.73 Rec.17.08.95
07.30 Sindhi Service: F/S 21.03.97 ® Presentation MTA Pakistan
08.35 Question & Answer Session: ®
09.40 Islami Adaab: A series of lectures on Islamic Etiquette, by Imam Rashed Sb. Topic ' Aadabe Namaz'
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel A documentary about a visit to the Island of Capri by boat and chair lift
12.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session Rec: 06.05.94
13.50 Bangla Shomprachar
15.00 Tarjamatul Qur'an Class no. 248 rec. 27.05.98
16.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.40 French Service.
17.45 German Service.
18.50 Liqaa Ma'al Arab: Session No.73 ®
19.50 Arabic Service.
20.45 Question & Answer Session in English ®
21.50 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.00 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
22.25 Tarjumatul Quran Class: ®
23.30 MTA Travel ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 9 Friday, April 12 Issue No. 15

مسجد بیت الرحمٰن (امریکہ) میں
منٹگمری کاؤنٹی کی سالانہ دعائیہ تقریب

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کی شمولیت

انہیں اسلام کا امن و آشتی کا پیغام پہنچایا گیا۔

رپورٹ: کلیم بن حبیب - میری لینڈ امریکہ

امریکہ کی ایک ریاست میری لینڈ (Maryland) کی چوبیس کاؤنٹیوں (اضلاع) میں سے ایک منٹگمری کاؤنٹی ہے جس میں ہماری خوبصورت اور عظیم الشان مسجد بیت الرحمٰن دو بڑی سڑکوں کے سنگم پر واقع ہے۔ حُسن اتفاق کہئے یا الٰہی منشا کہ ان سڑکوں میں سے جس اہم سڑک پر مسجد میں داخل ہونے کا لمبا چوڑا گیٹ ہے اس کا نام "پُر امید شاہراہ" (Good Hope Road) ہے۔

آٹھ لاکھ ستر ہزار نفوس پر مشتمل اس کاؤنٹی کے متعدد مذہبی اداروں (مساجد، گرجا، معبد، مندر اور گردواروں) کے راہنماؤں نے ایک دن ایسا مختص کیا ہے جب وہ اکٹھے ہو کر اپنے مذہبی صحیفوں سے اقتباسات اور دعائیں پڑھ کر اکٹھے عبادت کرتے ہیں اور یہ ریت پچھلے چھ سالوں سے جاری ہے۔ کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ (Chief Executive) اور ان کا عملہ انتظام و انصرام میں دستِ معاونت بڑھاتا ہے۔

امسال مسجد بیت الرحمٰن میں اس کے انعقاد کی صورت یوں نکلی کہ کاؤنٹی کے تعلقاتِ عامہ کے مینجر مسٹر ڈونلڈ کلارکسن جو دو مرتبہ پہلے بھی مسجد بیت الرحمٰن کی تقاریب میں شمولیت کر چکے تھے اور محترم مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب مربی جماعت احمدیہ، نیشنل ہیڈ کوارٹر سے راہ و رسم رکھتے ہیں ایک دن تشریف لائے اور دوران گفتگو مولانا سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کاؤنٹی کی ساتویں سالانہ تقریب دعا کا اہتمام مسجد بیت الرحمٰن میں پسند کریں گے۔ جب یہ عندیہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں مولانا صاحب نے پیش کیا تو آنمحترم نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مسجد بیت الرحمٰن میں تمام تر انتظام، استقبال اور خاطر خواہ تواضع کا بیڑا مستعد خدام نے اٹھایا جبکہ مقررین کا انتخاب، عبادت گاہوں اور نمائندگان کو مطلع کرنا اور تشہیر عام کی ذمہ داری کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ Mr.Douglas Duncan اور ان کے مذہبی امور کے عملہ اور دیگر مذہبی رہنماؤں کی کمیٹی نے سنبھالی۔

۳ر دسمبر کی صبح دس بجے اس تقریب کا انعقاد تھا جو عام کام کا دن تھا۔ پھر بھی صبح سے سینکڑوں کاریں مسجد بیت الرحمٰن کے گیٹ سے وسیع و عریض پارکنگ لاٹ میں قطار در قطار کھڑی ہونی شروع ہو گئیں۔ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے مسجد کے دروازے پر محترم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر میری لینڈ جماعت، چند دیگر مذہبی اور کاؤنٹی افسران کے ساتھ موجود تھے۔ اندر آنے پر دیگر احباب نے استقبال کیا اور مختص کتاب میں نام کے اندراج کے بعد تمام مرد و خواتین کو پاپوش اتار کر جائے سجود میں داخلہ کی رہنمائی کی گئی۔ (بیشتر مہمانوں کے لئے یہ پہلا موقع تھا جب وہ مسلمانوں کی عبادتگاہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اس لئے یہ بات ان کے لئے حیران کن تھی)۔ وقت مقررہ تک ڈھائی صد سے زیادہ نمائندگان مسجد میں براجمان تھے۔

شائع شدہ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے محترم شمشاد احمد ناصر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے بعد السلام علیکم کہہ کر مہمانوں کا استقبال کیا اور بیت الرحمٰن کے انتخاب کرنے پر کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ (جو سامنے تشریف فرما تھے) کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جماعت کا مختصر تعارف کروایا کہ یہ جماعت ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کی اور ایک سو چوہتر (۱۷۴) ممالک میں قائم ہے۔ صرف پچھلے ایک سال میں آٹھ کروڑ نفوس اس جماعت میں شامل ہوئے۔ قرآن کریم کے چون (۵۴) زبانوں میں تراجم کرانے کی سعادت پا چکی ہے۔ اور آج کل حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ اس کے سربراہ اعلیٰ ہیں اور چوتھے خلیفہ ہیں اور لندن میں قیام پذیر ہیں۔

مولانا صاحب نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں بتایا کہ ہمارا پیغام امن و سلامتی اور آشتی و رواداری کا عالمی پیغام ہے اور عین اسلامی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہمارا موٹو ہے۔ آپ نے پُر خلوص انداز میں تمام مہمانوں کو مطلع کیا کہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے ہماری عبادت گاہ کے دروازے بغیر تفریق مذہب و ملت اور رنگ و نسل سب کے لئے کھلے ہیں اور یہ سبق بانیٔ اسلام نے ہمیں اپنے عملی نمونہ سے ایک نصرانی وفد کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرما کر دیا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی غرض و غایت اور مقصد ہی یہی ہے کہ انسانیت کو وحدہٗ لاشریک خدا کی عبادت کی طرف مدعو کرے۔ ہم گرمجوشی سے آپ کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہیں اور آپ کی میزبانی ہمارے لئے باعث شرف ہے۔ اے قادر و توانا! تو ہمیں بامراد کر۔

آخر میں مہمانوں کو جس زحمت سے دوچار ہونا پڑا (یعنی مسجد کے اندر جوتے اتار کر آنے کی زحمت) اس کی معذرت کے ساتھ ساتھ منٹگمری کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ سے محترمی شمشاد صاحب نے یہ درخواست کی کہ آنجناب اگر ہمارے اس وسیع و عریض خطۂ زمین پر ایک بڑا ہال بنانے کی اجازت فرما دیں تو آئندہ کسی کو یہ زحمت دوبارہ نہ ہو گی۔

اس کے بعد ریورنڈ سوسان ایسٹریٹا Rev Susan Astarita (Christ Episcopal Church) نے دعا پڑھی پھر لوکل اسکول کے بچوں نے گا کر دعائیہ فقرات کہے۔ اس کے بعد یہودی، نصرانی، بدھ مت، اسلام، ہندو اور سکھ مذہب کے رہنماؤں نے اپنی اپنی مذہبی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ (مولانا شمشاد صاحب نے سورۃ فاتحہ اور دیگر قرآنی دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ بھی پیش کیا)

دیگر منتخب نمائندوں نے ہمارے ملک کے ارباب حل و عقد کی رہنمائی اور بہتر کارکردگی کے لئے دعائیہ تحریریں پڑھیں۔ بعد میں کلیسا والوں کی نغمگی انداز میں بلند دعاؤں سے یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اختتامی خطاب میں ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر میری لینڈ جماعت نے شکریہ کے بعد کہا کہ ہم نے اپنے مذہبی نظریات و عبادات میں اختلاف کے باوجود یہاں اکٹھے ہو کر ایک جذبہ اخوت اور احترامِ انسانیت کا ثبوت دیا۔ جس خدائے بزرگ و برتر نے ہمیں پیدا کیا وہ یہی چاہتا ہے کہ ہم اس کی ایسی مخلوق بن کر جادۂ حیات طے کریں جو امن و صلح پر کاربند ہو۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جو انہوں نے نہایت قدر و احترام سے قبول کیا۔ بعد میں تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

ایک کاؤنٹی کے مذہبی امور کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے اس تقریب کے حوالہ سے بعد میں لکھا کہ:

"آپ کی فراخدلی، مہمان نوازی اور راہنمائی کا شکریہ...... آپ ایسے لیڈر ہیں جو اپنے عقائد و رسم و رواج کو برقرار رکھتے ہوئے دوسروں کے مذہبی عقائد و جذبات کا اس قدر احترام کرتے ہیں...... یہ یقین دہانی کہ ایک بالا ہستی ہمیں پیار و محبت سے رہنے اور انصاف پر کاربند رہنے کی تلقین کرتی ہے یقیناً مفید ہے.........."۔

منٹگمری کاؤنٹی کے اصلاحی ادارے کے ڈائریکٹر نے لکھا:

"مسجد میں داخل ہوتے ہی ایک خوشکن احساس جاگا...... کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ کو قرآن کریم کا تحفہ دینا، دوسرے سماج کو احترام و محبت سے دیکھنا آپ کے عالی ظرف کا آئینہ دار ہے...... ڈاکٹر احمد کا کہنا کہ ہم سب ایک خدا کو مانتے ہیں اور اس کو پہچاننے کے مختلف راستوں میں ہم آہنگی حیرت انگیز ہے...... اسلامک کمیونٹی کا احترام میرے دل میں ہے اگر کسی طور میری خدمات کی ضرورت ہو تو مَیں حاضر ہوں"۔

اس تقریب اور ایسی ہی دوسری گفت و شنید کی تقاریب مذہبی اور سماجی اداروں میں سوال و جواب کی نشستیں اور تعلیمی اداروں میں لیکچرز سے اطراف میں خیر سگالی اور رواداری کی فضا پیدا ہو رہی ہے اور روابط کا دائرہ پھیلنے کے ساتھ ساتھ اسلام سے متعلق جستجو کرنے والوں کی تعداد میں بھی پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو ثمر بار کرے اور نیک طبع لوگوں کے نرم گوشوں کو حق و صداقت کے نور سے بھر دے۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔